

قصیدہ بردہ شریف (مترجم)



مرتب:

ابو حمزہ رضوی

مفت سلسلہ
اشاعت 25

جمعیت اشاعت اہلسنت
نور مسجد، کاغذی بازار - کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

پیش لفظ

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جسکو ہو درد کا مرزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مسلمانان عالم نے ہمیشہ سے ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے کو عشاق اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں اور یاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرز جان بنانا مسلمانوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے کیوں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے محبت اور اس کا اظہار ان کے لئے مایہ صد افتخار ہے۔

اسی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار جب مدحت کی صورت اختیار کرتا ہے تو شاعری کی روش پر قصیدہ برزہ شریف، حدائق بخشش اور ذوق نعت کی صورت میں گل بوٹے کھل جاتے ہیں۔
قصیدہ برزہ شریف ایک ایسا ہی عشق و محبت کی لذتوں سے

منشور

جمعیت اشاعت اہلسنت

- ۱ تحفظ عقائد اہلسنت و فردغ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔
- ۲ دشمنان مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے ناپاک ارادوں کی تحریر و تقریر کے ذریعے بخ کنی و رد۔
- ۳ ناموس رسالت ﷺ مقام صحابہ، اہلبیت اور اولیاء کرام علیم الرضوان کا تحفظ۔
- ۴ میلاد النبی ﷺ ایام صحابہ اور اعراس بزرگان دین علیم الرضوان کے سلسلے میں خصوصی اجتماعات کا انعقاد۔
- ۵ رمضان المبارک میں اصلاح معاشرہ کی غرض سے خصوصی درس و تربیتی اعتکاف۔
- ۶ حج و عمرہ کی تربیت کے لئے تحریری و تقریری تربیت کا انعقاد۔
- ۷ دینی لائبریریوں کا قیام و انتظام۔
- ۸ مدارس حفظ قرآن و ناظرہ کا قیام و انتظام۔
- ۹ درس نظامی کی مختلف کلاسوں کا اہتمام و انتظام۔
- ۱۰ لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال کے لئے تربیتی نشستوں اور ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد۔
- ۱۱ عوام اہلسنت میں علمائے اہلسنت کا متعارف کرانا۔
- ۱۲ دینی کتب و رسائل اور اسلامی لٹریچر کی مفت اشاعت۔
- ۱۳ اہلسنت کی مختلف ہم خیال تنظیموں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا۔

سبب تالیف قصیدہ

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوسیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک ترقیہ پسند بوسیر کے رئیس اعظم اور علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور و معروف فرد تھے کہ آپ کے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور علماء عصر میں ایک شہرہ آفاق ادیب۔

ابتداءً عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور متبحر علم کی وجہ سے مسلمانین اسلام کے مقرب و محبوب عنصر رہے۔ آپ مسلمانین و اُمراء کی منقبت اور قصیدہ گوئی میں خاص طور پر حصہ لیتے۔ اور اُن کے اعداد کی جو میں رجحان اور قصائد لکھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ دربار سلطان سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ بیٹے اور انہوں نے علامہ بوسیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کبھی خواب میں بھی زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متاثر ہوا کہ میں اپنے دل میں سوا اس محبت کے اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

گھر آکر جو سویا تو اسی شب مجھے جہاں جہاں آراہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعت صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے مملو اور زیارت بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کے لئے اُس نور مجسم کی محبت مجھ سے علاحدہ نہ ہوئی۔ اور حضور ان محبت و سرور میں میں نے چند قصیدے لکھے۔ چنانچہ قصیدہ مفسرہ اور ہمزیمہ اسی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گیا۔ اس مصیبت کی حالت میں میرے سینے نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں۔ اور اُس کے ذریعہ اُس باب الشفا سے اپنے لئے شفا طلب کر لوں چنانچہ اسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارک کو لکھا۔

سرشار نعتیہ قصیدہ ہے۔ یہ قصیدہ ایسا مقبول و محمود ہے کہ صاحب قصیدہ پر جب فالج کا حملہ ہوا تو انہوں نے اس قصیدہ کے ذریعہ مسیح الکونین، شفیع الدارین سے شفا طلب کی۔ آقائے دو جہاں نے اس مدحیہ قصیدے کو پسند فرماتے ہوئے نہ صرف صاحب قصیدہ کو تمام جسمانی بیماریوں سے شفا عطا کی بلکہ اپنے نعت خوانوں میں انہیں ممتاز و منفرد مقام بھی بخشا۔

عاشقانِ مصطفیٰ نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا، ہر محفل و مجلس میں حصول برکت کے لئے اس قصیدے کا ورد کیا۔ اس قصیدے کے وسیلے سے اپنے تمام مصائب و آلام کے دفع کے لئے دعائیں کیں۔ جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت قصیدہ بردہ شریف بمعہ اردو، فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہی ہے اور ساتھ ہی علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”شرح قصیدہ بردہ شریف“ (طیب الوردۃ) سے سبب تالیف قصیدہ، وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ شریف، آداب قرأت قصیدہ و حالات صاحب قصیدہ بردہ بھی کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں میں موجود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمع کو مزید فروزاں کیا جائے اور قارئین کرام اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ محظوظ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے وقار الدین علیہ الرحمۃ

محمد عرفان وقاری

بعد ان فراغ جب سوا تو خراب میں اس مسیح کو نین شفا داری کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسی عالم ربان میں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا۔ بعد اثناء تمام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اعضا و جہت پر اپنے دست نوری کو پھیر رہے ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے کو بالکل صحیاب پایا۔ اس خوشی اور فرحت و مسرت میں ملی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا۔ تو راستہ میں شیخ ابوالرجاء الصدیق ملے۔ جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ اور مجھے فرماتے گئے۔ اے امام وہ قصیدہ سنو جو حضور کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے۔ چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں اکثر قصائد کہے ہیں۔ شیخ ابوالرجاء نے فرمایا۔ وہ قصیدہ سنناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

أَمِنْتُ تَذَكُّرَ حَيْرَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَرْجَحَتْ دَمْعًا جَدِي مِنْ مَقْلَةٍ بِدَامٍ

میں نے حیرت سے عرض کیا۔ یا ابا الرجاء من این حفظتھا۔ اے ابوالرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا۔ میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سنا یا ہے۔ نہ کوئی شخص اس وقت تک میرے پاس آیا جس کو یہ قصیدہ میں نے سنا یا۔ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لقد سمعتها الباردة تنشد هابین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یتماہل ویتحرك استخسانا تحرك الاعضان المتمددة بهبوب نسیم الريح۔ اے بو صیری! یہ قصیدہ گزشتہ رات میں نے اُس وقت سنا۔ جب تم دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کر رہے تھے۔ اور حضور اس قصیدہ کو سن کر انہماک پسندیدگی کے لئے پھول سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تماہل و تحک فرما رہے تھے۔ جیسے وہ ڈالی نسیم ریح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بو صیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ اُن کی خدمت میں پیش کیا۔ بس اس کے بعد شہر بھر میں یہ خبر عام ہو گئی۔

صاحب الشوار والفرود اتنا اور زیادہ کہتے ہیں کہ شدہ شدہ یہ خبر ملک الظاہر کے وزیر بہاؤ الدین تک پہنچی۔ انہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عبد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو زرد نا

برہنہ پا اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس کی برکت سے اُن کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں فرو ہوئیں۔ پھر سعد الدین نازقی وزیر موصوف کے فرمان نوریں کو آشوبِ چشم ہوا۔ حتیٰ کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہو گیا۔ خراب میں کسی نے کہا کہ بہاؤ الدین سے بروہ لے کر انکھوں سے لگا۔ وہ گئے۔ اور خراب بیان کیا۔ بہاؤ الدین نے کہا بروہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید یوم الشہر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے جو شفا امرض میں خاص اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا۔ علی الفور صحت یاب ہو گئے۔ ایسا ہی صاحبِ عطر اور وہ نے نقل کیا۔

اس تذکرہ سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ناظم فہم علامہ بو صیری رحمۃ اللہ علیہ بہاؤ الدین وزیر کے ہم عصر تھے۔ اور بہاؤ الدین وزیر ۱۱۵۰ھ کے اندر وادی نخلہ میں پیدا ہوئے۔ جو حوالی مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور ۱۱۷۰ھ میں بھام قاہرہ وصال فرمایا۔ اور آپ کی عمر کا اکثر حصہ ملب، دمشق اور قاہرہ میں گزرا۔ بہاؤ الدین وزیر خود ہی اچھے شعراء میں مانے جاتے تھے۔ امام بو صیری رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۱۹۰ھ وفات معلوم ہوتی ہے۔

اس لئے کہ عقیدۃ الشہدہ شرح قصیدۃ البرودہ للوزیری کے مترام پر یہ عبارت موجود ہے۔
”فان قصیدۃ البرودۃ الموسومۃ بالکواکب الدلیریۃ فی مدح خیر البریۃ للشیخ شرف الدین ابی عبد اللہ محمد بن سعید البدولاصی ثم البوصیری المتوفی مستتار برب و تسعین و ستائتہ“

گویا یہ قصیدہ مبارکہ کم از کم سات سو نو برس یا اس سے کچھ زائد مدت سے صوفیہ و اولیاء کلا میں معمولاً مادی ہے اور بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ یہ انداز عمر قصیدہ عرض کی ہے۔ ممکن ہے اس سے بھی زائد مدت کا ہو۔ اس لئے کہ بہاؤ الدین وزیر ملک الظاہر کے عہد میں اس کا وجود تھا۔ اور وہ اسے نئے سرے پر کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ اور اس سے بہت سی مہات مل کر آتے۔ اور اس کی برکت سے مراد ولی حاصل فرماتے تھے۔

وجہ تسمیہ قصیدۃ البردہ

فالج سے سخت آشوب چشم کی شدت سے نجات، امور ملکی دینی دنیوی کی بہات کامل
 تو اس کی برکت سے ظاہر ہے، جیسا کہ عرض ہو چکا۔ اس بنا پر صاحب عطر اللوردہ نے لکھا۔
 "ات البردة الثوب المخطط كما في القاموس والنظم قدس سره
 يذكر فيها المضامين المختلفة فآرة يذكر الصباية ولوازمها من
 الاشواق والاحزان ومرة يتجرد من نفسه مخاطباً ويمحو عتاباً و
 مخاطباً سواً وجواباً وطوساً يعترف بالتقصير ويعتذر عنه وحيناً
 يحذر عن مكائيد النفس ويعظ الناس وساعة يتشبه بالدعاء ويستغيث و
 يستشفع به صلى الله عليه وسلم ووقائمه عليه السلام وليفصح كمالاً له
 الذاتية والمكتسبة ويبين معجزاته الطاهرة الباهرة ويدكر فضائل
 اصحابه بالتمبيد الى غير ذلك فكان لكل مضمون لون عجيب فالق يشبه
 كل مضمون بمخطط حسن الهيئة الدائق فتشابهت القصيدة ببردة مخططة تسميت
 بها."

خلاصہ یہ کہ لغت میں بردہ دو معانی رکھتا ہے۔ اور چونکہ اس قصیدہ میں ناظم فہم
 نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے۔ کہیں بادشاہ سے مخاطبہ، کہیں اظہار شوق و ذوق کہیں
 غم ہجر کی داستان، کہیں تنہائی کا شکوہ کہیں نفس امارہ پر عقاب کہیں مدعی مدعا علیہ کے سوال
 و جواب، کہیں اعتراف قصور، کہیں مقرر خواہی، کہیں نفس کے محرکوں سے ڈرانا، کہیں عوام
 و قیادہ میں کرد و عطا سنا، کہیں دربار رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکار بدینہ کے حضور میں استغاثہ۔
 کہیں حدیث مناعت کہیں شرح کلمات ثبات، کہیں اظہار معجزات، کہیں فضیلت صحابہ، کہیں راحت عذبات

لے یہ آخری شعر ہے قصیدہ بردہ شریف کا جس کا ترجمہ ہے۔ تیری رحمتیں نازل ہوتی ہیں جب تک بادشاہ دربار
 کی برکت اور رحمت بانی کی مٹاؤں کو ہلاک رہے جب تک اونٹوں کو شیربان اپنے نملوں سے مست کرتا رہے ۱۲

انسان ریح صبا، کہیں واطرب العیس عادی العیس بالترجمہ تو گریا یہ مختلف مضامین ثوب عشق
 محبت پر خط ہیں۔ اس بنا پر اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا۔

۲۔ بعض نے کہا کہ بردہ ایک اسم ہے جس سے شہدک حاصل کی جائے اور اس کا ماخذ
 برد ہے جس کے معنی سوان، سوئیل اور راست کر دن کے ہیں۔ تو چونکہ اس قصیدہ مبارکہ
 کے الفاظ حشو و زوائد سے مصرون، لوازمات شاعری سے منزین ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے
 قلب میں بردوت اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بنا بریں اسے قصیدہ بردہ کہا گیا۔

۳۔ اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بردہ ماخوذ برد سے ہو۔ یعنی قریح و تغین اور طراکت
 بالخیل جیسے عرف عرب میں کہتے ہیں۔ بکراً مدراً یعنی صلح و حسن، تو چونکہ یہ قصیدہ مبارکہ
 حصول سنار روح اور سبب راحت قلب قاری ہے۔ اس لئے اسے بردہ کہا گیا۔

۴۔ چونکہ وجہ میں لکھتے ہیں۔ قیل الترغیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بردتہ
 المبارکۃ فی الموم عند سماع القصیدۃ فغوی لساعۃ۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ جب یہ
 قصیدہ غراب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کو سنایا۔ تو حضور نے اپنی بردیمانی اُن پر
 ڈالی تو علی الفراء آپ کو صحت کاملہ حاصل ہو گئی۔

۵۔ اور شرح شیخ محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ میں اس طرح ہے۔ ثم
 قسنت رسول البردة من الحضرة للصلة مشهورة وحكاية ما شوهده من
 أثر برده تها في الكتب مسطورة واشتهار شأنها الحبيب عند جماهير الانام
 اغنائی من الکفار فی دسناها واطالة الكلام۔ یعنی قصیدہ بردیمانی عطا ہونے کا دربار رسالت
 سے مشہور و معروف ہے۔ اور حکایات عجائب و غرائب اس قصیدہ کے کتابوں میں مسطور ہیں اور
 شہرت جماہیر انام میں اس قصیدہ کی اس قدر ہے کہ اُس نے ہمیں اس کے فضائل زیادہ بیان
 کرنے سے مستغنی کر دیا۔ اور اطالۃ کلام سے بچا لیا۔

۶۔ علامہ ازلی عطر اللوردہ میں سعد الدین الفاروقی کی آشوب چشم میں پریشانی لکھتے ہوئے
 لکھا ہے۔ فندانی المنام قائللاً له امض الى الساحب بها و الدين وخدمته
 البردة واجعلها على عينيك تبرء بها۔ یعنی سعد الدین نے غراب میں دیکھا۔ کہ

بہاؤ الدین کے پاس جا۔ اور پردہ کے کرائیگوں سے لگا۔ ابھی صحت یاب ہو جائے گا۔

فجاء الی صاحب وقص علیہ ما رآی فقال ما عندی شیئی یقال لہ البردۃ و
الما عندی مد یم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستشفی بہا فاخرجہ و وضعہا
علی عینیہ و قدر و هو جالس فشفاه اللہ تعالیٰ من السمل وقتہ ثم سعد الدین اپنے حاکم
بہاؤ الدین کے پاس آئے اور خراب بیان کیا۔ بہاؤ الدین وزیر نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی ایسی
شے نہیں۔ جسے پردہ کہا جاتا ہے۔ مگر ایک نعمت حضور کی ایسی مقبول ہے کہ اس سے اللہ
میں قبول کر شفا دیتا ہے اور وہ قصیدہ نکال کر ان کی آنکھوں سے لگایا اور شایا۔ اسی وقت
خدا نے صحت عطا فرمائی۔ اقول و باللہ التوفیق۔

اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہوا کہ اس قصیدہ مبارکہ کا نام پردہ تو عالم ارواح میں اولیاء
کو کلام کے اندر مشہور تھا۔ لیکن بہاؤ الدین وزیر کو اس کا علم اس سے زائد نہ تھا کہ وہ اس قصیدہ
کو نعمت شریف جاننے لے۔

بہر حال قصیدہ شریف کا نام قصیدہ پردہ پانچ توجیہات سے تو جیہا مناسب معلوم ہوتا
ہے۔ اور شیخ زادہ کے قول کے مطابق یہی نام مشہور و معروف ہے۔

عام اس سے کہ دربار مبارک عطا کی گئی ہو۔ یا مناسبت مضمون کے اعتبار سے ہی اس نام
سے مستی ہوا ہو۔ بہر حال یہ قصیدہ قصیدہ پردہ شریف کے نام سے مشہور ہے۔

اور قصیدہ کی پسندیدگی پر عطا بردیمانی بعد از عطا بھی نہیں۔ اس لئے کہ قصیدہ بابت
سعاد جب حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد بارگاہ رسالت میں
بغرض عفو تقیر است پیش کیا اور دربار رسالت میں سنا شروع کیا تو جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ اس شعر پڑھئے

إِنَّ السُّؤْلَ لَسَيِّفٌ يُسْتَنْصَرُ بِهِ

مَهْنَدٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ مَسْلُورٍ !

یعنی ہمارے حضور یقیناً برہنہ تلوار ہیں۔ اور اس کی چمک سے نور ہدایت عالم میں عام
پھیل رہا ہے۔

تو حضور نے بردیمانی کعب کو عطا فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب نے مہند من سیوف اللہ مسلور کہا تھا
اس لئے کہ ہندوستان کے لوہے کی تلواریں عرب میں بہت مشہور تھیں۔ تو حضور نے سیوف الہند
کی جگہ سیوف اللہ فرما کر اصلاح کی۔ اور یہ یاد رکھنا کہ آپ کے گھرانے میں تبرکاً رہی
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس روار مبارک کو دس ہزار درم میں لینا چاہا مگر حضرت
کعب نے عطا بردیمانی کے بدلے درم و دینار پسند نہ کئے۔ آخر شورش و زلزلہ کعب سے بعد وفات
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار درم کو خرید لیا۔ اور ان کے بعد خاندان عباسیہ میں بھی یہ
تبرکاً رہی۔ اور تاجپوشی کے وقت خلیفہ کے شانوں پر ڈالی جاتی تھی۔ پھر قندہ تاتاریہ میں یہ چادر
مشریف مفقود ہو گئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصیدہ کی بخششوں میں دربار رسالت سے عطا دربار ہوتی ہے
اور برصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اگر عطا ہوتی ہو۔ تو تعجب نہیں۔

لہذا قصیدہ پردہ کا نام ردا و بردیمانی سے متنب ہونا صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آداب قرأت قصیدہ مبارکہ

اول ایک نکتہ عجیبہ مرکز خاطر ہے کہ اس قصیدہ مبارک کی ابتداء میں ایک بشارت
خاص ہے۔ اور اختتام قصیدہ میں اس بشارت کا نتیجہ ہے جو بزبان حال بتا رہا ہے کہ اس قصیدہ
کا لازم ہمیشہ امن میں رہ کر فرح و طرب کے قلعہ حصین میں محفوظ رہے گا۔

چنانچہ آمَنْ تَدَّ كَرَّ جِزْرَانِ بِذِي سَلَمٍ مِیْ اَمْنَتٍ بَلَّغَا ہے۔ جس کے معنی ہیں تو امن
میں آگیا۔ اور قصیدہ میں ہے۔ وَأَطْلَبُ الْعَيْنِ حَادِي الْعَيْنِ بِالنَّعْمِ تَرَامِنِ و امان کا نتیجہ
طرب و فرحت ہے۔ گویا قصیدہ مبارک آمین شروع کرنے والے کو امان کو ختم پر خیریت کی بشارت
عطا دیتا ہے۔

یہ مضمون قصیدہ پردہ کے پہلے اور آخری شعر کا شرح میں صاحب عطا درم نے بھی درج کیا ہے ۱۲

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں اوجد العلماء الاعلام ومفرد العطاء
 الفخام الانسان الكامل الجہیل الفاضل ذوالنسب الرفیع السامی صاحب الادب
 البدیع النامی قاموس البلاغة والفصاحة ونبراس الافہام السید عمرفندی
 مفتی مدینہ خدیوت ومفید الحکام صحیح الاحکام فرماتے اور فتویٰ دیتے ہیں کہ
 اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر
 ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ بھی جاتے بلکہ اپنی غلطی پر اس کو محمول کرے چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام
 غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تاکہ اس کی برکت سے زیارت ہو سکے
 ابہر قرار صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا بجز زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو
 انہوں نے اپنے شیخ کمال کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے جواب دیا۔
 لعلاک لا تراعی مشاغلہا غزنوی شاید تو اس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتا علامہ غزنوی
 نے عرض کیا لا بل انما عیہا۔ نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ مذاق
 الشیخ تو ان کے شیخ نے مراقبہ کیا۔ اور فرمایا۔ وقفت علی سرہا وھوانک لا تقص بالصلوۃ

القی صلی بہا الامام ابو میری اذھو لصلی علیہ علیہ السلام بقولہ ۛ
 مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۛ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے۔ وہ معلوم ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ تم وہ درود نہیں
 پڑھتے جو امام ابو میری نے حضور پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ درود یہ ہے
 مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۛ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 اور اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر ہے۔ اس کے سوا اور کوئی درود نہ ہو
 چنانچہ شرائط قرأت میں اول یہ ہے کہ
 (۱) با وضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف نہ کر کے بیٹھ کر پڑھے۔

(۳) تصحیف الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے۔ اس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو تو اس

کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ جیسا کہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ صوبہ الاعظم میں فرمایا۔

تُعْلِيْكَ بِحِفْظِ مَبَانِيْهِ وَالتَّامِلِ فِيْ مَعَانِيْهِ

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نہ کہ شرکی طرز پر۔

(۶) تمام قصیدہ اول حفظ ہو۔ پھر معمولاً پڑھے

(۷) جو اس کی فرات کرے۔ اور درود بنائے۔ وہ پہلے ابازت کسی ماذون سے حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اول اور آخر میں مخصوص وہ درود پڑھا جائے جو امام ابو میری رحمۃ اللہ علیہ

نے سرکار والامیں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۛ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

یہ شرائط علامہ الفہام امام ابو میری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرلوطی مفتی

مدینہ خرلوطی نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے

قاعدہ کے تحت طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بکاری سہروردی علیہ

الرحمۃ سے اس کی ابازت ہے۔ طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ :-

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسب مقتدرہ ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں۔ اور کھانا

شیرینی نمکین دو طرح کا ہونا چاہیے۔ اول اس کھانے پر حضور کی وساطت سے مصنف

قصیدہ کی ناستح ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور کا نام نہ آئے اس کی تین باتکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) وقت معین پر روزانہ کا درود رہے۔

(۵) مقتدرت ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں طریق مذکور پر کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے اول یہ درود شریف پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلًّا الدُّنْيَا وَمِلًّا الْاٰخِرَةِ وَبَارِكْ

عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلًّا الدُّنْيَا وَمِلًّا الْاٰخِرَةِ وَاسْحَحْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا

مِنَ الدُّنْيَا وَمِنَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ
يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ
مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا حِمْلَ الصُّعْفَاءِ يَا كَفْرَ الْفُقَرَاءِ
يَا عَظِيمَ النَّجَاءِ يَا مُنْقِلَ الْهَلَكِ يَا مُنْجِيَ الْغَدْرِيِّ يَا مُجْبِلَ الْيَأْسِ
يَا مُفْضِلَ الْغَيْبِ يَا جَبَّارَ يَا مُنِيرَ أَنْتَ الَّذِي تَسْجُدُ لَكَ هَوَادُ الْبَيْتِ وَكَوْنُ
النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَخَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَكَوْنُ الْقَمَرِ يَا اللَّهُ
أَنْتَ اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَا اللَّهُمَّ وَأَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَرَسُولَهُ
وَالْفَضْلَ وَالْفَيْضَ وَالذَّرَجَةَ الدَّرِيجَةَ اللَّهُمَّ عَظِّمْ بَرَهَانَهُ وَأَفِئَّهُ
بُحْتَهُ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ

۱۱۱ قصیدہ ختم کر کے یہ دعا پڑھی جائے :-

اللَّهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَادْكُنِّي بِرُكْنِكَ الَّذِي
لَا يَرَامُ وَاحْمِسْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَى فَلَا أَهْلَاكَ وَأَنْتَ رَجَائِي فُكِّمْ
مِنْ تَعَمُّةِ النِّعَمِ بِهَا عَلَى قَلِّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ
ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلِّ لَكَ بِهَا صَبْرِي فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهِ شُكْرِي فَلَمْ
يُجِدْ مَنِي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ صَبْرِي فَلَمْ يَجِدْ لَنِي وَيَا مَنْ رَأَى
عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْدُودِ الَّذِي لَا يَنْقُضِي أَبَدًا وَيَا
ذَا النِّعْمَاءِ الَّتِي لَا تَحْصِي أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَذْهَبُ فِي نَحْوِ الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ
اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعِلَانِيَّتِي فَأَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي
فَاعْطِنِي سُوْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي آمِينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

منتخب اشعار قصیدہ بردہ برائے حصول مرام

ہدایت خواندن اشعار برائے حصول مرام

۱۱۱ مندرجہ ذیل اشعار میں سے جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کے اول آخر تین بار یہ ورد
شریف مزور پڑھا جائے :-

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ !

۱۲۱ جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کی زیر زبر اور صحت الفاظ کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

۱۳۱ شروع و ختم سے باوجود و قبلہ میں پڑھا جائے۔

۱۴۱ اول کچھ فاتحہ توسل میں اکر مصلی اللہ علیہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہو۔

خواص از شرح ضرلوتی

مُتَعَفِّ قَلْبٍ وَتَلْكَ نَفْسُكَ لِنَيْهِ شِعْرٍ مَبَارَكٍ حُرُوفٍ مُقَطَّعَاتٍ فِي مَبِيبٍ بِرُكْبَةٍ
مُرْكَلَّاتٍ - چند روز کھلانے سے صحت ہوگی۔ اور اگر شیشہ کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر
پلایا جائے تو ضیق النفس کو عجیب الاثر ہے۔

لَوْلَا الْقَوْلُ لَمْ تَبْرُقْ دُمُوعًا عَلَى ظَلَمٍ وَلَا آدَقْتَ لَذْكَ الْبَاسِ وَالْعَلَمِ

حُرُوفٍ مُقَطَّعَاتٍ لِكُنْهِ كَيْفَ مَعْنَى فِي كَرْمِ حُرُوفٍ كَوَعْلَمُهُ عَلَّمُهُ لِكُلِّ جَبِّ
طَرِيقَةٍ ذَلِيلٍ :-

لَوْلَا لَوْلَا دَوْلَمَتْ سَقْدَمَ عِلَّ اَطْلَلْ - دل اسحق ت ل ذ ک س
ال ب ان دال ع ل م +

خواص ایضاً منہ

برائے قضا عبادات و حصول مرادات تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے۔ انشاء اللہ

حاجت و مقصد پورا ہو۔

كَيْفَ تَنْكِحُهَا بَعْدَ مَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ ذُلِّ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ
خواص ایضاً منہ

۱۱ اگر اپنی بیوی کی طرف سے کسی راز مخفی کا دہم ہو۔ تو اس شعر کو میوں کے پتے پر لکھ کر جب کوہ سوہری ہو۔ اس کے سینہ پر رکھ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ بائیں چھاتی پر رکھیں تو وہ مرنے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

۱۲ اور اگر کسی پر چوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور سینہ کی زنجی ہوئی کھال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سے سوال کرے۔ وہ دہشت زدہ ہو کر علی الفور اقرار جرم کرے گا۔
بإذن اللہ تعالیٰ۔

لَعَنَ سَرَّاءُ حَيْفُ مَنْ أَهْوَىٰ فَأَذَقَنِي وَالْحُبُّ يُغَيِّرُ الذَّاتَ بِأَلَا تَكُن
خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمار کے اندر رکھے۔ اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے۔ انشاء اللہ دشمن ذلیل ہو۔ اور خود اس کے شر سے محفوظ رہے۔
مَحْضَتِي النَّصْحُ لَكِنْ لَسْتُ اَتَمَّعُهُ اِنَّ الْحُبَّ عَنِ الْعُذَالِ فِي مَقَمٍ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمار میں اس طرح رکھے کہ پیشانی کی طرف یہ نقش رہے۔ انشاء اللہ شرعد سے محفوظ و مصون رہے گا۔ اور اگر مطالعہ کتب سے جی گہرائے اور مضمون کتاب سمجھیں نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھ کر مطالعہ کرے۔
انشاء اللہ کتاب حل ہوگی۔

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنِي قَدْ امْتَلَأَتْ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالزُّمُّ حَنِيتَ الشَّدَمِ
خواص ایضاً منہ

مصر علی العصیا کی اصلاح کے لئے یہ عمل عجیب الاثر ہے۔ مندرجہ ذیل شعر ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں۔ اور اسی جگہ رو بلبلا بیٹھائیں اور شروع و

منشوع سے بارگاہ الہی میں دُعا و توفیق توبۃ النوح کرائیں۔ عصر و مغرب و ماں بی پڑھی جائے۔
عشاء تک اسی طرح صلوٰۃ و سلام بخشوع و منشوع پڑھا جائے۔ تو انشاء اللہ ہر قسم کے کبائر سے محفوظ رہے۔

وَلَا تَطْعُ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا فَأَنْتَ لَعْنَتُ كَيْدِ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ
خواص ایضاً منہ

برائے حاجات دینی و دنیوی یہ بیت مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ اول آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔ اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔ بفضلہ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي سُدَّ جِي شَفَاعَتُهُ يَكْفِي هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمًا
خواص ایضاً منہ

برائے آسانی شکر موت بالین مریض پر پڑھیں۔ اگر وقت پورا ہو چکا ہے۔ موت آسانی سے ہوگی۔ ورنہ شفا حاصل ہو۔

لَوْ نَا سَبَبْتُ قَدْ رَزَا آيَاتُهُ عِظَمًا أَخِي اَسْمُهُ حَيِّنُ يُدْعَى ذَارِسَ الزَّمَمِ
خواص ایضاً منہ

جنگل یا آبادی میں جب کہ وحش و سباع کا خطرہ ہو۔ تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشت شہاب سے حصار کر لے۔ انشاء اللہ دائرہ کے اندر وہ وحشی داخل نہ ہو سکے گا بلکہ اگر سبھی مزاج کا انسان بھی ہوگا۔ تو اس سے بھی محفوظ رہے۔

وَقَائِدُ اللَّهِ اَعْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ مِنَ الدَّرْدِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأَطْمِ
خواص ایضاً منہ

سفر میں جلتے ہوئے یہ بیت مبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔

لے شہادت کی انگلی سے اپنے گرد دائرہ لگالے ۱۲ لے دندہ صفات یعنی ظالم ۱۲

۵ کَيْفَ تُنَكِّحُ حَبَابًا بَعْدَ مَا شَهِدْتَ
 بِمِ عَلِيكَ عَدُوْلُ الدَّامِعِ وَالسَّهْمِ
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْعَالَيْنِ
 وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ
 یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی پر لکھ کر پلا میں توجہ
 زمیں شفا حاصل ہو۔ بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ انشاء اللہ بغایت گھر واپس آئے ۵
 مَا سَأَمَنِ الذَّهْرُ مَخِيماً وَاسْتَجَرْتُ بِهِ
 إِلَّا وَبَلْتُ جِوَارِحاً أَقْنَهُ لِمَنْ يُضَمُّ
 خواص ایضاً منہ

اگر کسی عورت نے مرد کو باندھ دیا ہو۔ یعنی اُس کے سوا کسی سے مجامعت کے قابل نہ ہو سکتا
 ہو۔ تو تین انڈے مرغ کے جوش دے کر چھیلے اور دو انڈوں پر صرف مہملہ میں پہلا مصرع اس
 طرح لکھے۔ کہ دونوں انڈوں کے چاروں طرف صرف پڑ جائیں۔ اور دوسرا مصرع تیسرے
 انڈے پر اسی طرح لکھ کر پہلے مصرع کے دونوں انڈے خود کھائے۔ اور تیسرا انڈا عورت کو کھلا
 دے۔ انشاء اللہ کھل جائے گا اور سحر مٹ جائے گا۔ رد ہو جائے گا۔ ۵
 وَبِتْ تَرْقِي إِلَى أَنْ بَلَّتْ مَنَزِلَهُ
 مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تَبْذُرْكَ وَلَمْ تَنْهَمْ

یہ اشعار تو وہ ہیں جو علامہ ضرلوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں خاص طور پر بیان فرمائے
 اب وہ اشعار نذر ناظرین ہیں جو ہمارے اجداد کرام سے ہمارے خاندان میں عملاً معمول ہیں۔
 وبالله التوفیق۔

خواص

اَمِنْ تَدَكُّرِ خَيْرَانِ سَے فَمَا تَعَيَّنِيكَ اِنْ قُلْتَ يَمْ تَنْ شَعْرُ بَرْتِے ہیں۔
 ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر مینہ کے پانی سے اُس بانور کو پلایا
 جائے جو تابعِ فرمان نہ ہو۔ تو عمل الفور متبع ہو جائے۔
 اور اگر یہ تینوں شعر ہرن کی جھلی پر لکھ کر گنت والے کے بازو پر باندھ دیں تو رکاوٹ
 لسانی دور ہو۔ اور بھون اللہ تعالیٰ فصیح اللسان ہو جائے۔

خواص بیت

جس شخص کے دل میں حُزن و ملال یا تنگی ہو۔ اور مکر رہتا ہو۔ اُسے یہ بیت مبارک صرف
 مقطع میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ انشاء اللہ رفعِ مرض ہوگا۔ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں
 تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تفاح یعنی سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے ۵

صاحبِ قصیدہ بُردہ علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ

عشقِ مصطفیٰ اور نعت گوئی سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت و عقیدت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے۔ صحابہ کرام اور صالحین ائمہ اربعہ کی بزرگوار محبت سے سرشار تھے اور یہی چیز ان کے لئے مایہِ مدائنِ ربی۔ ائمہ مسلمہ کے شاہ و گدا کے دربار و مراتب کا معیار بھی محبتِ رسول ہی رہا ہے۔ عملِ بالقرآن، اتباعِ سنتِ رسول، صلوة و سلام، نعت و منقبتِ اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ اور عاشقانِ رسول اسی تابعِ عزیز کے سہارے کائناتِ ارضی پر چھائے رہے۔

انکہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست! بحر و بر در گوشہِ دایمانِ اوست!

محبتِ رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی و غربی، مہجی و عربی، رومی و شاہی، گورے اور کالے شاہ و گدا مدحتِ سرا و رسول ہوئے۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھے والوں میں سے نعتِ خوانانِ رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالمِ اسلام کی ہرگز یہ شخصیتوں میں مدحتِ سرا و رسول بڑے بلند و رفیع مقام پر فائز ہے۔ عربی زبان میں نعتِ رسول کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ فارسی، اردو و ہندی نعتیہ اشعار کا بحر و ذخار موجود ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لیکر علامہ بوسیری صاحبِ قصیدہ بردہ کے عہد تک (۶۱۰ تا ۱۱۹۵ھ) ہزاروں قصائد لکھے گئے جو سرکارِ دو عالم کے خاص سے پڑیں۔ مگر علامہ بوسیری کے قصیدہ بردہ کو جس خاص شہرت سے نوازا گیا ہے۔ وہ حضرت بوسیری کا ہی حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ قصیدہ کی زبانی غلب میں سنایا۔ چارہ انعام میں بخشی، بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات دی۔ اور ہر سب سے بڑھ کر اپنے نعتِ خواںوں میں منفرد اور ممتاز مقام بخشا۔ رسالت کا وہ کونسا پروانہ ہے جو بوسیری کی زبان سے کہا ہوا قصیدہ نہیں پڑتا۔

مشائخ، علماء اور صوفیائے اے ہر دور میں حمزہ جان بنایا، ہر مجلس میں پڑھا، ایک بار نہیں ہزار بار پڑھا۔ انھوں نے ائمہ اربعہ کی اسی قصیدہ بردہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہِ نبوت میں بارِ تاب

ہونے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تالیف ساز قصیدہ نے جہاں عاشقانِ رسول کو ایک مقبول و مرغوب روحانی غذا دی وہاں صاحبِ قصیدہ کو آسمانِ شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں بہت کم لوگوں کی رسائی ہوتی ہے۔

علامہ بوسیری محمد بن سعید المعروف بہ علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ھ (۲۰ مئی ۱۲۱۲ء) مصر میں ایک قصیر دلاس میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ منہاجیر سے تعلق رکھتے تھے۔ بیوی و سہرے کو عرب کے بعض تذکرہ نگار آپ کو منہاجی اور مقامِ ولادت کی وجہ سے دلاسی اور مقامِ سکونت کی وجہ سے بوسیری لکھتے آئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گز کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ علمِ حدیث، سیر، معارفی اور علمِ کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علمِ ادب، بزمِ بیان اور صرف و نحو میں شائق و کما فی دین تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام دیوانِ بوسیری مصر میں کئی بار چھپا۔ انگریزی اور عربی میں ان کے تراجم ہوئے۔ یہ دیوان آپ کی قاعدہ الکلاسی پر شاہِ عادل ہے۔ اہل علم نے آپ کے شاعرانہ کلام اور ادبی مقام پر دادِ تحسین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سیوطی، علامہ ابن العاد، منبلی، ابنِ شاکر، کتبی، پطرس بستانی (صاحبِ ادباء العرب)، ابنِ سید الناس (حضرت بوسیری کے شاگرد) جیسے عظیم نے بڑی فراخ دلی سے آپ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ مستشرقین میں سے مکملن اور ابوری بھی آپ کی جلالتِ شان کے قائل ہیں۔

آپ تصوف میں حضرت ابو العباس احمد المرسی (م ۶۸۶ھ) کے مرید تھے۔ اور آپ بیعت سے ہی روحانی مقامات طے کئے۔ آپ اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق فکرِ معاش کو دور کرنے کے لئے ذریعہ زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب تھے۔ بعد ازاں مختلف درباروں میں رسائی حاصل کی۔ عمر کا ایک حصہ اسی بادیہ میں گزارنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو شاعرِ خدائی رسول کے لئے وقف کر دیا۔ اور پھر کئی سبب سے عجزِ قدم باہر نہ

علامہ بوسیری کی زندگی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ مصر بڑے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا بھائی الملک العادل ابوبکر مصر و شام کا حکمران تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد

ایہوں میں خانہ بگی شروع ہو گئی اور یکے بعد دیگر مختلف لوگ تخت نشین ہوتے رہے۔ ایران و توران، عباسیہ اور غزنویوں کی باہمی کشمکش کا میدان بنے ہوئے تھے مصر و شام صلیبیوں کے حملوں اور پھر باہمی آؤزیشوں کا نشانہ تھے شمال سے تاتاری حملہ آور غلبت اسلام کو نہیں نہیں کر رہے تھے۔ ان حالات میں عالم اسلام پر جو کچھ گزری وہ علامہ بوسیری کی نظروں کے سامنے گزری۔ آپ دس سال تک بیت المقدس میں مصروف ریاضت و عبادت رہے پھر سرزمین بجاؤ میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے شیخ کے قدموں میں سکون کی دولت حاصل کرتے رہے۔

بوسیری کے عہد میں مسلمانوں کی حالت پر بغیر شک و شبہ کے آپ کے عہد کو شاندار تاریخ کا الزناک اختتامیہ قرار دیا ہے۔ اگرچہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی ترقی، منزل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ مگر غازیان اسلام کا ہر اول دستہ

کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلاۃ و سلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جیلے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بامان زبان، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پر تلواہیں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ جدی خراں کہاں گئے جنہوں نے محارمے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانہ کے تمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہن انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوسیری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے محرواں، مغناطہ کے سبزہ زاروں، اور نیل کی وادیوں میں بھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، ٹٹا ٹٹا کارواں شکست خوردہ قوم ادا حساس شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے منزل بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوسیری کو زبان فصاحت و دلکشا پوری ایک جہودی ادب تھا۔ ایک مایوس اور غوطیت زدہ قوم کا ادب تھا ایک لمبی ہرئی تہذیب کا جسد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بد حالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا فاسد بن چکے تھے۔ شعرا پر جہود تھا اگرچہ شاعر تھے۔ دیوان بھی مرتب ہوئے تھے۔ شعر بھی کہے جاتے تھے۔ لیکن مثبتی و معرکی اور ابن الفارض سے اس دور کے شعراء کو کیا نصیب تھی۔ بایں ہر علامہ بوسیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بردہ

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

قصیدہ بردہ کی مقبولیت ناظرین نے اس قصیدہ عالیہ کی ادبی خوبیوں اور بعض مخصوص صنعتوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قصیدہ بردہ کو مصنف نے

دہل فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر فصل میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن و خاندان کے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عاشقان رسول کے لئے بڑا قابل قدر سامان جمع کر دیا ہے۔ بیلاذ پاک سے لیکر وصال مبارک تک آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بڑی محبت سے بیان کیا ہے۔ ۱۲۲ شعروں کا یہ قصیدہ مرصع اہل دل کی روحانی غذا بنا ہوا ہے۔ ابتدائے کار سے لیکر آج تک اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے روحانی نائندوں کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس سے فیضان کی بارشیں حاصل ہوتی رہیں۔ ولفیہ جان کر پڑھا جاتا رہا۔ مقدس عبادت گاہوں کے درو دیوار اس کے اشعار سے مزین رہے۔ اور اب تک اہل اللہ کی پاکیزہ مجالس میں اہتمام سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ شعراء نے اس قصیدہ پر ہزاروں تصنیفیں لکھیں سینکڑوں شریعتیں لکھیں اور درجنوں تشطیریں لکھیں۔ اگر ہم ان تمام شروح و تعلقات کی تفصیل لکھیں۔ تو ایک دفتر درکار ہے تاہم تارمین کے ذوق کے لئے ہم ایک مختصر سا خاکہ ان تعلقات کا ذکر کرتے ہیں جنہیں ماہر کتابیات ترکی عالم علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ المعروف بدماجی خلیفہ و کاتب علی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف الظنون کی جلد دوم (مطبوعہ استنبول ۱۹۲۳ء) میں درج کیا ہے اس کتاب میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی نگاہ میں عربی زبان میں قصیدہ بردہ کی چالیس شریعتیں گزری ہیں۔ جنہیں ہر دور کے معروف شعراء، اداہر علماء اور صوفیاء نے تالیف کر کے اپنے ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ بیس جنسیں، پودہ البیسیں (قصیدہ کے ہر شعر کے پہلے مصرع کو لیکر اس کے ہم قافیہ و ردیف باقی مصرعوں کے اضافہ کو تسبیح کہتے ہیں) نو تشطیریں۔ (ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشطیر کہلاتا ہے) اور کئی ایک تزیلیں (ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کے اضافہ کو تزیل کہتے ہیں) اور سینکڑوں تصنیفیں لکھی گئی ہیں۔ ان شروحوں اور تصنیفوں کے علاوہ قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے۔ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی، ملائی، فارسی، اردو، ترکی اور پنجابی میں بڑے سب سے کچھ لکھے گئے اور ان میں سے اکثر چھپے۔ ان دنوں

اُردو تراجم میں خزان بہادر محمد حسین خاں، مولانا عزیز الدین، بہاولپوری، مطبع مجیدی کراچی، تاج
کپنی لاہور، اصح المطابع کراچی اور مولانا نور بخش توکلی مجددی، علی حسن صدیقی اور محمد فضل احمد عارف
کا ترجمہ بہت مقبول ہے۔ مولانا عزیز الدین بہاولپوری نے سرائیکی میں ترجمہ لکھا، پنجابی کے اکثر ترجمہ نگاری
شعروں میں لکھے گئے۔ مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم مولف تفسیر نبوی کا پنجابی ترجمہ خاما مشہور ہوا۔ بجاوا
(اڈونیشیا) میں جاوی زبان میں ۱۳۱۳ھ میں ترجمہ طبع ہوا۔ (ماخوذ از طیب الوردہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اردو فارسی)

فارسی ترجمہ

از مولانا عبدالرحمن جامی

اُردو ترجمہ

از محمد فیاض الدین نظامی

اٰمِنْ تَذَكَّرُ حَيَاتِي بِذِي سَلَامٍ

مَنْ جَعَلَ مَعَاذِي مِنْ مَقَلَّتِي بِدَمٍ

کیا تمہیں یاد آگئے ہمایگانِ ذی سلم خون کے آنسو جو نگہیں سے دہاں ہیں دہیک
اسے زیادہ صحبت یا رانت اندر ذی سلم اشکِ چشمِ پیہنچتی باغوں و اگلے شہیم

اٰمَّ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تَلَعَكَ كَاطَمَةٍ

فَاَوْصَحَ الْكَوْنُ فِي الظُّلُمَاتِ مِنْ قَمَمٍ

یا صہالاتی ہے سمت کاظمہ سے اک پیام یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہِ انہم
یا مگر از کاظمہ ہائے وید از کرتے دوست یا مگر در نیم شب برقعے چہیبہ اناہم

فَمَا لِي بَيْنَكَ إِن قُلْتُ أَلْفَمَا هَمَّتَا
وَمَا لِي بَيْنَكَ إِن قُلْتُ اسْتَفَقْتُ بِهِمْ

کیا ہوا آنکھوں کو تیری روئی میں زار زار کیا ہوا دل کو ترے کیوں میں قدر کھاتا ہے غم
چھپت چھپت راجہ گئی خشک تنو گریاں شود چھپت دل کوئی بہوش اشیفہ گرد و زخم

أَيْحَسِبُ الصَّابِرُ أَنَّ الْحُبَّ مُتَكَلِّمٌ
مَتَابِئِينَ مُتَسَلِّحِينَ وَمُضْطَرِّمِينَ

ہے عبت تیرا گماں چھپتا نہیں ہے راہ عشق اس کو انکار ہے میں سوز و دل اور چشم نم
لے تو پنداری کہ عشق عاشقان پہنایا شود باوجود آتش دل سوز و آب چشم نم

كُلُّ لَوْ لَا إِلَهْوَى لَمْ تُشْرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ
وَلَا أَرَقَّتْ لِدُكْرِ الْبَارِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ دیرانوں پہ روتا اگر نہ ہوتا سوز عشق مضطرب کرتے نہ تھو کہ قصہ بان و ظلم
گرد و بوسے عشق اشکات برطلل کے رشتی کتے ہی بے خواب چھپت از حنم بان و ظلم

كَلَيْتَ مُشْكٍ مَوْجِبًا لِّعَذَابٍ مَا شِئِدَتْ
بِهِ عَلَيْكَ عَذَابُ الدَّامِعِ وَالْتَقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں ہیں گواہ معتبر صورت تری اور چشم نم
ہوں کہی انکار عشقش ہوں گواہی میدہند بر تو اشک چشم دیگر زدتی روئے سقم

وَأَفْبَتَ الْوَجْدَ حَقْلِي عَبْرَتِي وَضَعِي
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى حَدَايَاكَ وَالْعَنَمِ

خط اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا زرد گل کی طرح رخساروں پر مانع غم
عشق ثابت کر دے بر زو خط اشک لاغری ہوں بہار روئے یار و دشمنی شاخ غم

لَعَمْرِي لَوْ كُنْتُ كَلِيفٌ مِّنْ أَهْوَايَ قَاتِلَتُنِي
وَالْحُبُّ يَكْتَرِضُ الْكَدَّاتِ يَا لَأَلَمِ

اے خیال یار نے مجھ کو گایا رات بھر لہو توں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم
ہوں خیال دلبرم آدم را بے خواب کرو عشق آند و میس از خرمی رنج و الم

يَا لَأَرْجَى فِي إِلَهْوَى الْعَذَابِ مَعْدِنًا
مِثْلِي إِلَيْكَ وَلَوْ أَصَفْتُ لَمْ تَلَمْ

اے صفا تو عشق میں کہ معذرت میری قبول ہے اگر انصاف تجھ میں کرنے مجھ پر ستم
لے کہ در عشق ملامت می کنی معذرت دار گر ترا انصاف باشد عذرازی از کرم

عَذَابُكَ حَالِي لَا يَسْتَرْجِي بِمُسْتَدِيرِ
عَيْنِ الْوَيْسَاءِ وَلَا لَأَرْجَى يَمُحْسِبِ

اب تو عذاب ہر جگہ افیاجی تجھے ہوا درد میرا ہو نہیں سکتا کسی طور سے کم
حال من و تو گذشتہ متر من از دشمنان نیست پہنایا مرد من نائل گشتہ از الم

۱۱
فَحَضَّنِي الصُّبْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي حَمَمٍ

تھی نصیحت خرب لیکن اسکو سنتا کس طرح
تو نصیحت می کنی نیکو من می شنوم
ہمما عاشق کے حق میں ہے سماعت کا عدم
عاشق ادا شدہ ازلالت در صمم

۱۲
إِنِّي أَتَمَمْتُ نَصِيحَةَ الشَّيْبِ فِي عَدْلِي

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصِيحَةٍ عَنِ التَّلَامِ

کی ضعیفی نے نصیحت میں نے سمجھ لیا اسے
شیب پنہم دادوں مجرم گن بدبو
گو نصیحت میں بڑھاپا ہے سب ترا اہم
در چر شیب اند نصیحت و در اشد اہم

۱۳
فَإِنَّمَا أَرَأَيْتُ بِالْمَشْوَرِ مَا أَلْعَطْتُ

مِنْ جَهْلٍ لَهَا بِتَذِيرِ الشَّيْبِ وَاللَّهْم

نفس آمارہ نے لیکن جہل سے نا نہیں
نفس نماں وہ بہ بدایمکت دوم خراب
گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت عزیز
وز جہالت پند پذیر روز پس کی ہنرا

۱۴
وَلَا أَعْلَمْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَبِيلِ قَدْرِي

ضَيْفِ الْأَمْرِ بِرَأْسِي عَقِبَ مَخْشَمٍ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ نہیں نے کار خیر سے
ہم نکرد او کا نیکو بہر مہمانی او
آئی جب مہمان پیری سر پر میرے ایک دم
بر سرم آمد و دامن گشتہ مختم

۱۵
لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ آتِي مَا أَوْقَدُ

كَمَمْتُ سِرًّا لِي مِثْلَهُ مَا لَكُمْ

کاش میں پہچانتا تو قہر اس مہمان کی
گر بد استم کہ مہمان را نیر دارم عزیز
پس چھپا لیتا سفیدی سر کی اندنگ کتم
کروے تفسیر اسفیدی موہم از کتم

۱۶
مَنْ لِي بِسَوْجَمَةٍ مِّنْ عَوَالِيهَا

كَمَا يَكُونُ جَمَاهُ الْخَيْلُ بِأَلْحَمٍ

کون ہے نفس کس کسے بول بھڑو
نفس کسش راز ہے رازی کہ می آرزو
روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے ہم
ہول لگے اسپ کسش آرزو اذراہ ہم

۱۷
فَلَا تَرَوْهُ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَةٍ

إِنَّ الطَّعَامَ يُقْوِي شَهْوَةَ النَّهْمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ترقی ہو
پس مجھ پر فعل عصیاں کسر شوہتائے نفس
جس طرح سورج البقر میں پڑ نہیں ہوتا شکم
زانکہ قوت میدہر شوہت طعام اند شکم

۱۸
وَالنَّفْسُ مَحَالِطٌ إِنْ تَهْمِلُ مَسَبَّتَ عَلَى

مَحَبِّ الرِّضَاعِ وَإِنَّ تَقَطُّعَهُ يَنْقُطُ

نفس کی این عادی تہمت طفل شیر خوار
نفس جہل طفل ست گر شیرش ہی ام خورد
دودھ پیتا جائے گا جب ہم مچھلا دیجے ہم
در شیرش راز داری او نہ غواہ بیج دم

۱۹
فَاَصْرَفْ هَوَاهَا وَخَافَ زَانٌ نُّوْلَيْتَهُ
لَا اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلٰى يُضْمِرْ اَوْ يَكْتُمْ

خواہشوں کو روک کر نفس کا تابع نہ ہو ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کہہ کر کم
باز گیرش از ہوا بر خود ہوا صاحب کم کن چوں ہوا حاکم شود دینت بشد یا گشت کم

۲۰
وَرَاٰ عِيَهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَابِقَةٌ
وَاَنَّ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمُؤْمِنِ عَلَى قُلُوبِهِمْ

باز رکھ حرمِ عمل کو لذتِ تشہیر سے اس ہوا گاہ ہو جس سے دود رکھ اپنا قدم
نفس را مقہور کن چوں در لعلِ جلال کنی ورنہ بجزیرے اس گیر باز دارش از دستم

۲۱
كَمْ حَسَنَتٍ كُنْتَ لِلْمَرْمُوقَاتِ لَكِ
مِنْ حَيْثُ كُنْتَ يَدُوكِ السُّنَمُ فِي الدُّنَا

لذتیں چکنی غذا کی زہر قاتل تھیں مگر کھانے والے نے نہ جانا ہمیں پڑی ہو تم
لذتے کاں با مضرت باشد آرا یہ خلقت آہنٹال کو دنیا بدایں کر نہ ہر اندر دم

۲۲
وَاَحْشَ النَّاسَ اِلٰى مِنْ جُوعِهِ وَمِنْ شَبَعِ
فَدَبَتْ مَخْصَصَةً تَسْتَرْفِي مِنَ التَّعْمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کر ہو کرک آفتیں خال شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم
تر بترس از میل بائے نفس حقن شمع گاہ باشد گشتگی بدتر ز سیری و خشم

۲۳
وَاَسْتَغْفِرِ الذَّمَّعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَأَتْ
مِنْ الْمَعَادِمِ وَالنَّارَ مِنْ حِمَاةِ التَّكْدِمِ

ان گناہوں میں ہوا کھول میں بسے ہیں دودک منفعیل ہو کر بہا شکست امت و مبدم
بس بہا راز دیدگان شکست کہ شہیت پڑند از معارم پس ملازم شو بد گاہ ندم

۲۴
وَحَالِفِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالْعَصَا
وَاَنَّ هُمَا فَحْشَاكَ النَّصْرَةَ قَالَهُمْ

نفس و شیطان کا مخالف بن نہ ان کا کہا انکی سچی بھی نصیحت مجھ سے کیا کچھ ہے کم
برخلافِ نفس و شیطان باش فرانش میر و نصیحت میکندت قول شان ان تنہم

۲۵
وَلَا تَطْعَمُ مِنْهُمْ مَخْصَصًا وَلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ كَعَرُوفٍ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر ان کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو جانتا ہے عوب تو میر دد و میر حکم
ترک کن فرمان ایشان خصم باشند یا حکم دانکہ میدان تو میر خصم و ہم میر حکم

۲۶
اَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ يَلَا عَمَلِ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ كَسَلًا لَّنِي عَقَمِ

توبہ کرتا ہوں میں قول بے عمل کے واسطے بانجھ عودت سے امید و لا ملکہ کہتے ہیں ہم
میں کم استغفر اللہ اد کلام بے عمل بچہ میخوام اتلاں دن کو بد صاحب عقم

۲۷
أَمْرًا تَكُ الْغَيْرُ لَكِنْ مَّا أَثْمَرَتْ بِهِ
وَمَا اسْتَقَمَّتْ فَمَا أَتَى لَكَ اسْتَقَمَّ

کی نصیحت و رسول کو اور میں خود بے عمل ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب مجھے ہیں ہم
امر کرم من بخیرت خود نکرم بے بیج چسیند راستی و دین نکرم پس چہ سودا گرفتیم

۲۸
وَلَا تَزِدْ دَنًّا قَبْلَ الْمَوْتِ تَأْفِكَ
وَلَمْ أَصِلْ سَوَى قَدْحِي وَلَمْ أَصْلَمْ

اک نفل کا بھی نہیں ہے زاد راہ آخرت جز نماز فرض روزہ کچھ نہیں کہتے ہیں ہم
ترشہ ہرگز نہ کرم بہر زاد آخرت و نماز و روزہ جز فرضی میا مدد تنم

۲۹
ظَلَمْتُ سِنَّةً مِّنْ آخِرِي الظَّلَامِ إِلَى
أَنِ اسْتَكْتُكَ قَدْ مَاءَ الصُّومِ وَكَمْ

اس نبی کی پاک سنت پر کیا میں نے تم تھا قیام شب جس کے پائے نازک پر دم
من ستم کرم بے بر سنت خیر الرسل آنکا ادا حیاتے شبہا پائے دے کر دے دنا

۳۰
وَنَشَدَّ مِنْ سَعْيٍ أَحْشَاءَهُ وَطَلَى
نَحْتِ الْجَارَةِ كُنْهِمَا مَشْرُوفِ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کی محبت اپنے پتھر سے بالہا ناز پر درودہ شکم
سنگ بستے بر شکم اس ناز میں از شکنجی مر کر دے دروہ حق جسم دینار و درم

۳۱
وَرَأَوْتُهُ الْجِبَالَ الشَّمْسُ مِنْ دَهَبٍ
عَنْ لَفْيِهِ فَأَرَاهَا أَيْكَمَا شَمَمَ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کر مال میں حضور کچھ توجہ نہ کی تھی آپ وہ عالی ہم
کوہ از زر کرد خود را سحر من تا گرد و قبل روئے گردانید اداں در مصطفیٰ خیر اشیم

۳۲
وَأَكَلْتُ زُهْدًا فِيهَا خَمْرٌ وَزُرْتُ
إِلَى الضَّوْءِ وَرَقَةً لَا تَعْدُ وَعَلَى الْعَصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقویٰ کر کیا مضبوط تر سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں اور پر مصم
باضرتہا کہ بود شش میل بر نیسا ز کرد از ضرورت مستہ بود آنکہ در دست از حرم

۳۳
وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا خَمْرٌ وَرَقَةً مِّنْ
لُّوْلَاهُ كَمْ تَحْدِجُ الدُّنْيَا مِّنَ الْعَدَمِ

کیا مجھے مال ضرورت آنکو دنیا کی ملن گزرتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم
ہوں تو اند خزانہ برو دنیا ضرورت نہ آنکہ گر نامد سے دنیا گے بیرون گشتے از عدم

۳۴
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْكَبَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ بَحْتَمِ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی زکریا شاو جن و انس بھی اور مہر عرب و عجم
آن محمد سید کو کین خدائس و جاں بہتر اہل دو عالم مہر عرب و عجم

۲۵
يَدِينَنَا الْأَمِيرُ الشَّاهِي فَكَأَنَّكَ
أَبْتَرَنِي قَوْلَ لَا مِثْلَهُ وَلَا نَعْمَ

آمر و ناہی پیسہ ہیں ان کا جواب میں نہایت صاف گودہ قول لاہو یا ہم
آمر و ناہی پیسہ آں رسول راست گو راست گو تر زونہ بد در قول لا و نہ ہم

۳۶
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَدْعُو شَفَاعَتَهُ
لِيَكُنْ هَوْلَ مَنَ الْأَهْوَالِ مُفْتَحِمَ

وہ حبیب الہی ہیں جن سے شفاعت کی امید وقت ہول و خوف میں بیش آئیے جب سے خود
اں حبیب کو برد امید گاہ مرداں در شفاعت نزد بخندہائے پیچیدہ ہم

۳۷
دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَجِيبُ كُنْ بِهِ
مُسْتَجِيبُ كُنْ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَضِمَ

دعوت حق اپنے دی اور کیا جس نے قبول ایسی رسی اس نے پکڑی جو نہ ہوگی منقسم
مرداں خواندے حق دہر کر دے دست نہ دست زد در جہل حکم کاں بریدہ نشندم

۳۸
فَأَنَّ التَّيْبِتَ جَنِّ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ
وَلَمْ يَدَّ الْوُفَا فِي عِلْمِهِ وَلَا كَرَمَ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خلق میں اور خلق میں انبیاء میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم
بہتر و غیراں در خلق و در خلق آما کس چوا نامہ نہ در علم و نہ در وصف کرم

۲۹
وَكَلَّمَ الْمُؤْمِنَ رَسُولُ اللَّهِ مَلَكًا
عَدُوًّا قَامَنَ الْبَحْرَ أَوْ شَقَّ قَامَنَ الدَّهَمَ

انبیاء سب ملتمس ہیں تاکہ ملے سے نہیں ایک جزو بحر سے یا قطرہ ادا بر کرم
ملتمس از دے ہمہ انا سید و نزل یک کف اندر دے علم و شربتے زاب کرم

۳۰
وَأَقْرَبُونَ لَدُنِّي وَعِنْدَكَ حَلَّتْ لَهُمْ
مِنْ لُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكْمِ

اپنے سے قریب تر بہر سب کمرے ہیں زبردو جیسے نقطہ حروف میں اعراب لفظوں میں ہم
نزد او استادہ جملہ ہر کے در جہل ویش نقطہ از علم دارد یا نصیب از حکم

۳۱
قَهْوِ الَّذِي تَدْعُو مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
تَحْمَاضُ طَهَاةٍ حَبِيبًا بَارِعًا فِي النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکار عالی تہنیت اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیب مہر م
از خلالتی او برد و دور ست و من تمام برگزیدہ شخص و محبت خالق روح و نسَم

۳۲
مُسْرَّةٌ عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِهِ
بِحَوْضِ الْحُسْنِ فِي عَدُوٍّ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا عاں میں شریک حسن میں جو ہر ہے اس کا فوکل انقسم
او منزہ از شرک اندر محاسن آمدہ جو ہر حسن محمد پارہ نامہ در قسم

۲۳
كُنْ مَا دَعَاكَ النَّصَارَى فِي كَيْبَتِهِمْ
وَاحْكُمْ مَا شِئْتَ مِنْ حَادِيثِهِ وَاحْكُمْ

جو نصاری نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ اور جو ممکن ہو کر مدح نبی مسترد
آنچہ ترسایاں بغفتند در حق عیسیٰ گو پس جو در حق سید آنچہ خواہی از حکم

۲۴
فَالنَّبِيَّ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ قَدَرٍ
وَالنَّبِيَّ إِلَى قَدَرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ

جو شرف ہو ذات اقدس کی طوٹ منسوب جتنی عظمت چاہیئے کر شان والا میں رقم
نسبت اندر ذات اوکن ہر چہ خواہی از شرف نسبت اندر قدر اوکن ہر چہ خواہی از عظم

۲۵
فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ كَذَلِكَ
حَدُّ نَبِيِّهِ عَنْهُ تَأْطِيقُ يَفْعَلُ

مذہبیں ہے کوئی حضرت کے کمال فضل کی ہو بیاں کر نہ سے توصیف شریفہ الامم
فضل و جاو مصطفیٰ حد سے نازد در کمال تا آنکہ در شخصے روشن آن را بیش و کم

۲۶
لَوْ نَأْسَبَتْ قُدْرَةُ آيَاتِهِ عَظَمَتَا
أَخِيَّ اسْمُهُ حِينَ يَدُ عَلَى دَارِ الْوَرَاثَةِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہو تے اگر ہم انکا زندہ کرتے استخوان اے رم
در غرور قدر بزرگش گر فوے معجزہ مست یادناش زندہ کرے استخوان اے رم

۲۷
كَمْ كَيْفَ تَأْيَمُ الْوَلَى الْعَقُولُ بِهِ
حَدِّصَا عَلَيْنَا فَكَمْ تَرْتَبُ وَكَمْ تَلْهَمُ

باز رکھا احتمال سے جس سے عاجز فہم ہو مہربانی کی نہ پہنچتے یوں شک حیرت ہم
آنچہ او فرمود عقل از فہم آں عاجز نہ شد بر صلاح ماحولیں ست بے گمان بے فہم

۲۸
أَخِيَّ الْوَلَى قَدْ هَمَّ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُدْرِي
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ عَزِيمٌ مُنْقَجِمٌ

میرا یمن کی حقیقت کیسے کیا خلقت کو رنگ دور سے نزدیک سے طرح ہے مجبور فہم
ماطلال از فہم معنی محمد عاجز نازد اہل عالم جملہ در وصفش کشید ستند و فہم

۲۹
كَالْشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بَعْدِ
صَفِيَّةٍ وَتَكِلُ الظُّلُومَ مِنْ أَمَمٍ

وہ میں مثل شمس جو ظاہر ہو چھوڑا دور سے اور آنکھیں قریب سے ہوتی ہیں خیر و ایک دم
مثل نور شد بدست مالش کر بود کو یکا نزد در برابر چشمہائے مردم انداز و بہم

۳۰
وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ
قَوْمٌ يَتَأَمَّرُونَ لِعِزَّتِهِ بِالْحَقِّ

اہل دنیا کیسے طرح ان کی حقیقت پاکیں خواب غفلت میں ہیں گرما قوم خوابیدہ ہیں ہم
چوں باشند شش حقیقت اہل عالم چوں بوی مست خواب و دانش خواب انداز و ہم

۵۱
فَتَبْلُغُ الْعِلْمَ فِيهِ أَنْتَ الْبَشَرُ
وَأَنْتَ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كَلِمَةً

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر
جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ کرم
مبلغ معلوم مروج اُن کر سید آدمی ست
بہترین مودن باشد رسولِ مہتمم

۵۲
وَكُلُّ أَرْحَى الشَّرِّ سَلِّ الْكَوَامِلُ بَعَا
قَالَتَا أَفْضَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

جو رسولانِ طلیل القدر کے تھے مجھ سے
آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم
ہر چہ آور و نہ مجروحِ رسل از معجزات
آں نورِ مصطفیٰ آمد بایشانِ کلاہم

۵۳
فَأَنَّ شَمْسٍ فَضْلٍ هُمْ كَوْنُهَا
يُظْهِرُونَ النُّورَ هَذَا النَّارِ فِي الظُّلُمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ اور تارے سب کے سل
کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب الزارِ کرم
اور نورِ شید فضل و دیگر اِل سید گان
روشنی سید گان ظاہر کنسند اند ظلم

۵۴
تَحْتِ إِذَا أَطْلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هَكَذَا
هَذَا الْمَلَكِيَّةِ وَأَخِيَّتِ سَائِرَ الْأُمَمِ

ہو گیا خود شید طالع اور تارِ روشن جہاں
آپ کے نورِ ہدایت سے ہمیں زندہ اُمم
پیشوئے خلقِ عام ست جو آمد و نہ خود
ہوں عدم پر شید شد از نور او جملہ اُمم

۵۵
أَكْبَرُ مُبْتَغَى تَبِي رَأَتْ مُخْلَقُ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالنَّشْرِ مُشْتَمِلٍ

کما عظیم الخلق ہے صورتِ مزین خلق سے
حسن صورتِ مثل ہے ضرورتی سے ہم
خلقِ پیغیب نہ کو بر خلقِ خوش آراست
مثلِ حسن باشد بر بشارتِ مہتمم

۵۶
كَالْهَدْيِ فِي تَقَرُّبِ وَالْبَدْرِ فِي تَقَرُّبِ
وَالْهَدْيِ فِي كَرَمِ وَالْهَدْيِ فِي هِمَمِ

ازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بد
وہ ہیں تہمت میں اور بخشش میں دیانے کرم
ہوں بہار از تازگی بد چھو بدر اند شرف
بچو دریا در کرم چوں روزگار اندر اہم

۵۷
كَانَتْ وَهُوَ كَرُّ فِي جَلَالِهِ
فِي عَسْكَرِ حِينَ تَلْقَاهُ فِي حَشَمِ

ہیں جلال و عسب میں سرکارِ عالی بظہیر
جیسے گرد و پیش کہتا ہے کوئی فوج و حشم
کر کے دیدیش تنہا خود ہی پنداشتے
کز بزرگی اوست اندک شکر و خیل و حشم

۵۸
كَانَتَا لِلَّهِ لَوْ الْمَكْنُونِ فِي صَدَا
وَمِنْ مَعْدِنِ مَنَاطِقِ قِبَلِهِ وَمِنْ تَقَسُّمِ

ہیں وہ دزدانِ مبارک مثلِ موتی سب ہیں
معدنِ نطق و تقسم ہے وہ دہنِ مہتمم
وہ دیکھوں در صدق و دغاں او بد گوئی
فالِ ہن گویا کہی اشناند مر و اید ہم

لَا طَيْبَ يَعْدِلُ تَرْبَا ضَمًّا عَظَمَهُ
طَلُو بِي لِمَنْ تَشْتَقِي مَيْتَهُ وَمَلَّتْ تَمَّ

ہے وہ خوش قسمت ہو سکتے اور برکت سے بے بدل خوش ہو ہے خاک تربت شاہ ام
یہیج برے خوش ہو برے خواب گاہ انور نیک نیت آنکس کر برکت ہو سید تم

۶۰
أَبَانَ مَوْلَاهُ عَنْ طَيْبٍ عَصَا
يَا طَيْبُ مَبْتَدَأُ مَيْتَهُ وَنَحْتُ تَمَّ

ہر کتب ظاہر ولادت سے سب ان کی خوبیاں پاک ان کی جہاد بھی پاک ان کا مقصد
وقت زادن پاک ذات شرفش شدید پاک بردش مبتدا پاک بردش منتہم

۶۱
يَوْمَ تَفْرَسُ فِيهِ الْفَرَسُ أَلَمَهُ
قَدْ أَذِنَ مَوْلَاهُ لِكُلِّ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہل فارس نے سنی جوں ہی ولادت کی خبر ہو گئے دشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم
اہل فارس آں روز دستہ کایشاں رانود بعد ازین درو دلالی و خواری و رنج و نقم

۶۲
وَيَا تِ الْيَوَانَ كَيْسِي وَهُوَ مُصَدِّعٌ
كَيْسَمِلَ أَحْصَابِ كَيْسِي عَيْنُ مَلَّتْ تَمَّ

معل کسری گر بڑا اور پارہ پارہ ہو گیا منتشر سب ہو گئے کسری کے راضی اکدم
طاقت کسری شد غراب و کس گر کر تھکت و شکست احوال کفار و دگر نامد بہم

وَالْبَاغِيَا مِدَّةَ الْإِنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْكَ وَالنَّهْدُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَكَمٍ

آتش نارس نے ٹھنڈی ہانس لی انیس سے نہرچی چشموں کو بھول اندوہ و غم
آتش گبرال بروار حسنک اندوہ و دل چشمہ آب و اں شد خشک و بجھتے سد

۶۴
وَسَاءَ سَاوَةٌ أَنْ تَخَاصَّتْ بِحَيْرِ تَمَّ
وَرَدَّ وَارٍ كَهَا يَا الْغَيْظُ حَيْنَ طَلَبِي

اہل سادہ تھے پریشان خشک چشمہ کھل کر میتے تھے گھاٹ غصہ میں پایا سے پرالم
سادہ نگین شد چشتش آب رو پیا چشک تشنگاں ز بار گشتند جملگے در در و دم

۶۵
مَكَانَ بِالنَّارِ مَا بِالنَّارِ مِنْ بَكَلٍ
مَحْذُوقًا بِالنَّارِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَلَمٍ

پانی پانی ہو گئی تھی آگ سے رنج کے اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سو زوسم
گرتیا بر جاتے آتش آب برے سر و تر از ہم و بر جاتے آب آتش برے سوزان و گرم

۶۶
وَالْحَقُّ تَلَقُّفٌ وَالْأَلْوَارِ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَهْنٍ كَلِمٍ

کی شیطاں نے فعال انداز بھی چپکے و اں نور حق روشن ہوا الفاظ و معنی سے بہم
نہر شیطاں نکال کر دہ زانودہ تام نور حق تاہاں ز معنی و کلم شد و مبہم

۶۶
عَمُوا وَصَمُوا فَلَإِنَّ الْبَشَائِرَ لَكُمْ
لَتَمَعْمَعُ وَبَارِقَةُ الْإِذْكَارِ لَكُمْ تُلْثَمُ

اندھے اور بھڑے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں
اور کیسے دیکھتے تھے توفیق برق از رخ و غم
کو رو گشتند نشیدند بشارت از خدا
ہم ندیدند برق بیم از غایت رخ والم

۶۸
مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَنْبِيَاءَ كَاهِنُهُمْ
يَأْتِي دِينَكَهُمْ الْمُعْجِزُ كَمْ يَقُومُ

دی خبر انبیا کے سب کا ہنوں نے اس طرح
دین سب بال ہوتے اور ہو گئے سب کا علم
پس انماں کا خبر انبیاں کو وہ برون کا ہنسا
انکو دین بشارت کو شاست نیست غم گشت ہم

۶۹
وَكَيْدٌ مَّا كَانُوا فِي الْأَفْئِقِ مِنْ شَيْئٍ
مُنْقَضَةٍ وَفَقَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَمٍّ

بعد انماں کیوں ٹوٹتے تاروں کو کیا چرخ کر
اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر ہم
ویدہ بروننا سماں آتش بزر افتادہ بود
در زمین ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

۷۰
سَحَابٌ غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْقَضٌ
مِنْ الشَّيَاطِينِ يَفْقَهُوا الشَّرَّ مِنْكُمْ

جھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطان ہل
ایک بچھے دوسرے کے سر پر رکھا ہوا قدم
از طریق وحی دیوال جملہ آوارہ شدند
دل شکستہ از پست ہم میر سیدنا زہرا

۷۱
كَانَ لَهُمْ هَدًى بَالِ الْبَطَالِ أَجْرُهُ
أَوْ عَشْكَرُ الْحَمَى مِنْ رَحْمَتِهِ زُرِّي

تھا وہ لشکر ابرہہ کا یا پر اگندہ سی فوج
سنگرزے جن پر بھیکے تھے یہ شاہ امم
چوں لیران بین بودند گویا در گریز
یا چو اس لشکر که از خاک گشت گشتند گم

۷۲
كَبَدَ إِلَيْهِ كَيْدَ تَنْبِيهِ بِطَانِهِمَا
كَبَدَ الْمُسْتَبِجِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لے کے ام اللہ کا بھینکا جو نکھر اپنے
حضرت یونس کو اگلے جیسے ہا ہی کا شکم
اور فگندہ از پستے سبج در دست نزل
مثل تبجہ کر یونس را بیفگند از شکم

۷۳
جَاءَتْكَ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ سَلِيمَةً
تَنْشِيْهُ إِلَيْهِ عَلَى سَائِرِ بِلَاكَدَمٍ

ہو کے سجدہ آپ کی دعوت پر شجار آگئے
پڑ سے چلتے ہوئے رکھتے زتھے گوہ قدم
ہم درخت آمد بفرماش برز و سجود کرد
می دیدے سوئے او دلم بساق بے قدم

۷۴
مَكَانًا سَطَرَتْ سَطَرًا لَمَّا كَبَدَتْ
فَرَوْعًا مِنْ بَدَنِ يَحْمِلُ الْخَطِيئَةَ فِي الْقَمَرِ

انم زخموں نے لکیر میں خوب کھینچا رکھا
ظالیوں سے اپنی وسط راہ میں با بیج و غم
کو تیا خطے کہ کرد شاخبر ابرہہ درخت
می زشتندے خط نیکو عجب اندکسم

۴۵
مِثْلُ الْعِمَامَةِ إِلَى سَارِسَ سِدْرَةٍ
تَقْبِيهِ وَحَدِّ طَبِيسٍ لِلْهَجْرِ حَيٍّ
ابر کے مانند وہ سایہ نکلے تھے آپ پر تا پہچانے گرم ہو کم کی حرارت سے ہم
ابر بڑے بر سرش اور برتے ہو گیا تا نگاہ شرمشت از گرائے تابستان گرم

۴۶
أَقَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشِقِ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ
قلب پاک مصطفیٰ سے جاندار نسبت میں غاں ماؤنشق کی قسم کھاتا ہوں میں بھی قسم
میں خورم سو گندہ ہر اسے کہ منشق شد ازو نسبتہ در در قلبش نال در دست آمد قسم

۴۷
وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَذِبٍ
وَكُلُّ طَلُوفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَيْتٍ
جس قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کو چشم
جمع کردہ غایہ خیرات و کرامت ہاں یا محمد چشم کافر گشت زین شاہ کورام

۴۸
فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدْقُ لِقَابٍ
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ آيٍ
صدق اور صدیق اکبر غار ہی میں تھے مجھے غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے ہم
صدق و صدیق اندر در غار کس نشان مانید کافراں گفتند کس اینجا باشد منکتم

۴۹
ظَنُّوا الصَّامَ وَظَنُّوا الْعَمَى بَوْتِ عَلِيٍّ
تَحْمِيلِ بَوْتِ لَمْ تَنْسَجْ وَلَمْ تَحْمِ
دیکھ کر اندھے کہو تر کے اوسر کوی کا ہال تھا کہاں کفار کو داں تو نہیں شاہ اہم
تخم نہادہ کہو تر بد بر بخت و عجبوت کافراں را شد کہاں کا بخت بنا سودہ قسم

۵۰
وَقَايَةُ اللَّهِ أَعْلَنَتْ عَنْ مُصْطَفَى
مِنْ الدُّعْوَةِ وَعَنْ عَلِيٍّ مِنَ الْأَطْمِ
کی حفاظت آپ کی ایسی خدا نے پاک نے زہ اور قلموں سے مستغنی ہوئے شاہ اہم
جوں خدا اور از مگر و شمال محفوظ داشت بر زہ حاجت نبودش و بحسن قلمہ ہم

۵۱
مَا سَأَلَنِي الدُّهُرُ مَضِيًّا وَاشْتَجَرْتُ
إِلَّا وَنِلْتُ حَوَارِ أَيْمَهُ لَمْ يَضْمِ
جب نے مانے نے ستائیں لی انکی پناہ جب ملی ان کی مدد پس دور تھا جو قسم
رنج اگر دیدم زہر و حکماں از سماں در حواریا خلوص از ہر بلا سے یا قسم

۵۲
وَلَا تَمَسُّ غِيَّ الدِّينِ مِنَ يَدِي
إِلَّا اسْتَلَمْتُ الدِّينَ مِنْ خَيْرِهِ مُسْتَلَمٌ
دست آدس سے طلب کی دین تو یا جو بکمی رفرازی ہو گی جب مل گیا دست محرم
ہر جو کرم التماس از نعمت ہر دوسر یا قسم برو جہت بہت را ناچہ خواستم

لَا تُنْكِرُ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَا هَلَاكِهِ
قَلْبًا إِذَا تَأَمَّتِ الْعَيْنَانِ كَغَيْبِهِمْ

اِس وحی کا کُود منکر ہو جائے خواب میں خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دل شاہد
پس کن انکار وحی از خواب بغیر از انک چشم از در خواب رفتی دل بخت بیدار

فَذَاكَ الْحَيِّ بِلَوْحٍ قَدِ تَبَيَّنَتْ
فَلَيْسَ مِنْكَ رُؤْيَا فِي سَحَابٍ مُجْتَمِعَةٍ

تھا وہ مزاج نبوت کا زنا نہ آپ کے پس نہ کر انکا سچے خواب کا لے محتدم
وحی در خواب اول پیغمبری ہوئے در خواب او منکر کہ نبوت مثل خواب مستم

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَّيَ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا تَبَيَّنَ عَلَى غَيْبٍ مُتَقَرِّمٍ

بارک اللہ سہی سے حاصل نہیں ہوتی وحی اور نہ علم غیب پر ہرگز نہی ہے تہم
پس بزرگ ست اس خدا وحی اور کس بی ہم رسول او نہ بد علم غیبش تہم

كَهَافٍ آتَتْ وَجِبَتَا اللَّيْلِ رَاحَتَهُ
وَأَخْلَقَتْ أَرْبَابًا قَدِ رَافَعَتْهُمُ

جب چھوڑا دست مبارک ہو گئی کال شفا اور خفا پائی جنوں سے اکثروں نماز کرم
بس کساں را خفا داد سے بالیلن بیت دارا نیر سے بسعدی انکال را از رستم

۸۷

وَأَحْيَيْتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتَّى حَكَمَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصِمِ الدَّهْمِ

خشک سالی کی سفیدی ہو گئی کانورسب اکے عانے آپ کی برادیا ابیہ کرم
دورست او خط و مکی از جہاں برداشتہ تا چورو اسپید روضے در سیاہی و نسیم

۸۸

بِعَارِضٍ بَجَادٍ أَوْخِلَتْ الْبَطَاحَ دِهَانًا
سَيِّدًا قَدِ ابْتَدَأَ سَيْلًا لَوْنِ الْعَرِمِ

ہو گئی کشت سے بارش نمایاں پہنچیں لڑتے دیر کی نظر آتی تھی سیلاب عرم
بردعالتش آئے بالان وادی پر شد سے گویا دریا بد سے یا گویا سیل عرم

۸۹

دَعْنِي وَوَضِعِي آيَاتِ اللَّهِ ظَهَرَتْ
ظُهُورُ تَنَارِ الْقِدَاسِ كَيْفَ لَا عَالِي عَالِمِ

چھوڑ دے مجھ کو بیان کرنے نبی کے معجزات جو ہے شب میں مثل مہمانی کی آگ اور علم
گوش کن ہا مجر شش گرم کہ آن روشن بود ہجرا آتش و شب تاریک بر فز سلم

۹۰

فَالَّذِي دَاوَسْتَنَا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا عَدُوٌّ مُنْتَظَمٌ

موتوں کا سن ہو تہ ہے دوا لا مار میں یا روی سے بھی جلد اگر دود نہ ہو گی قدیم کم
دراگر در ششہ باشد حسن او زاید بود قدر و قدر شدہ بود قدش نگرود هیچ کم

كَمَا تَطَاوُلُ أَمَالُ السَّادِيحِ إِلَى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشَّيْخِ

رہنے والے مراح میں توصیف میں عاجز تمام فہم انساں سے ہیں تاہم ان کے اخلاق و شیم
ہر سو کمال گریہ مدح مصطفیٰ بیاضیت کریمین بد بخلق نیک و احسان شیم

آيَاتُ حَقِّ قِيَمِ الرَّحْمَنِ مُخَدَّتَةٌ
قَدِيمَةُ حَقِّقَةِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَلْفِ كَدَامِ

ہیں کلام اشکی آیات جملہ لاجواب ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موقوف
آیہ اسے حق کہ از رحمن سرود آمد تو اس قدیم است بود بخش ہو صرف قدیم

كَمْ تَقْتَرِنُ بِرِزْمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ التَّعَادُ وَفِي عَالٍ وَفِي رَأْسِ

ہر زمانے سے بری ہیں اور زمانہ میں نہیں عاقبت کا حال بھی اقصیٰ عار و ارم
مقترن نام برقی دائم ثابت بل او خبر داد از معاد و حشر و زما و ارم

دَامَتْ لَدَيْنَا أَفْئَاتُ كُلِّ مُعْجَزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَكَانَ قَدَامِ

معجزہ تیراں کا برتر ہے گاتا ابد اسکے آگے معجزات انبیاء ہیں کالعدم
زود باقی ماند بہت از ہر معجزات معجز پیمبر ال باقی ماند و دامن

مَحْكَمَاتُ كَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبْتِ
لِيْنِ شَيْخَانٍ وَلَا يُبْقِيْنَ مِنْ حَكَمِ

ہیں وہ مستحکم محاکمات کہ نہیں اس میں جگہ شہ و شک کی، اسلئے ہیں وہ بجائے خود حکم
محکم است آیات قرآن شہ پر کس مانند وز ہر الف اظ از و ابال بود نور حکم

مَلْحُورِيَّةٌ قَطْلًا لَا عَادَ مِنْ حَكَمِ
أَعْدَى الْأَعْدَاءِ لِيْلَهَا مُلْقَى السَّكَمِ

جس نے قرآن سے بغاوت کی و عا جوا گیا کر دیا دشمن نے بھی آخر تسلیم خم
ہر کہ با قرآن جنگ آمد آخر باز گشت آنکہ دشمن تر بدے نزد کش ہو گندے سلم

وَدَّتْ بِلَاغَتِهَا دَعْوَى مُعَارَضِهَا
رَدَّ الْغِيُوْرِيَّةَ الْجَانِيَةِ عَنِ الْحَدَمِ

سارے دلوں سے ہو گئے اسکی بلاغت غلط جیسے ہوں معفوٰ غیرت مند کے اہل حرم
از بلاغت طرے جملہ معارض کر و رد پوں غیور سے کو کند دست جانی از حرم

لَهَا مَعَانِ كَمَوْجِ الْبَصْرِ فِي مَدَّةِ
وَقَبُولِ جَوْهَرٍ فِي الْمُسْنِ وَالْقِيَمِ

ہیں معانی آیتوں کے مشرب و مومزون گوہر دیا سے برتر ان کا ہے حسن و قیَم
معنی بسیار پھول موج دریا دارد آن بہتر است از قدر دریا جملہ حسن و قیَم

۹۹
فَلَا تُعْطُوا وَلَا تُخْصَىٰ بِعَبَابِهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَىٰ الْإِكْثَارِ بِالسَّامِ

ہو مجاہدین ہیں پوشیدہ ہیں ان کا کیا شمار
خواہ کثرت پر ہو ہوگا ناس کا شوق کم
ہیں مجاہدین ان کو نہ بتواند شمرو
درجہ پست ہے بخواند کس نیرود شوق کم

۱۰۰
قَدْ رَتَبَ بِهَا عَيْنٌ قَارِيَةً أَنْفَلَتْ لَهَا
لَقَدْ ظَهَرَتْ بِحَبْلِ اللَّهِ قَاعَتُهَا

ہر گیس آنکھیں جو منڈی میں نے قاری کو کہا
تھام جبل اللہ کہ ہے فتح تیری منتقم
چشم خواندہ ہاں روشن شود من گفتش
یافتی جبل خدا محکم بکیرے منتقم

۱۰۱
إِنْ تَشَاءْ خِصْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارٍ لَّظَلِي
أَطْفَأَتْ حَرَّ لَظْلٍ مِّنْ وَرْدِهَا الشَّيْبِ

آتش دوزخ کے ڈر سے نارا گر ان کو پڑے
شعلہ نار جہنم اس سے ہو جائے گاکم
گر بخواتش زمرس آتش دوزخ کنی
سرد بر خود گرمی آتش برآں مرغ نمانم

۱۰۲
كَأَنَّهَا الْحَوْضُ بَبَيْضِ الْوُجُوهِ
مِنَ الْعَصَاةِ وَقَدْ جَاءَ وَهْ كَالْحَمَمِ

ہیں وہ مثل حوض سے بہتے ہیں سفید
عامیوں کے چہرے جو دکھلا دیں مثل مجھ
آں ہو منی عاں کہ دوارو سے خواندہ سفید
گر چہ عامی آمدست نہ وسیہا چوں مجھ

۱۰۳
وَكَا الصِّرَاطُ وَكَالْمِيزَانُ مَعْدِلَةً
قَالَ قِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ كَقِسْمِ

ہیں ترازو مدل کی انداز کی ہے ہر مراط
ہے بیزان کے قیام انصاف کا ہر کاسم
چوں مراط ست آن چوں میزان انداز کی
استی از غیر آن کس ندیدہ بیش کم

۱۰۴
لَا تَجْعَلَنَّ لِحُصُونِ رَأْسِكَ دُحَا
بِحَالِهَا وَهُوَ عَيْنُ السَّادِ فِي الْفُجُورِ

مت جمع نہ کر ترسد پر جو ہے انکارے
ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم
گر خود انکاراں کردہ دلاں را عجیب
کو تجاہل کردہ ورنیک کر دست اس فہم

۱۰۵
قَدْ تَنَكَّرَ الْعَيْنُ صَوْنَةَ النَّفْسِ مِنْ رُكَا
وَيُحْكِرُ الْقَمَرُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی مروج کی کیا دیکھے جو ہوا شو چشم
ذائقہ کیا آب شیریں کاٹے جب ہو فہم
گر کہے چشم از مدمن کہ شود غور شیدا
ہم دہن منکر شود طعم خوش آب از فہم

۱۰۶
يَا خَيْرُ مَنْ يَكْتُمُ الْعَافُونَ سَلَامَتَهُ
تَعْنِيَا وَتَوَقَّى مُتَوَكِّلًا يَكْتُمُ الرُّسْمَ

اے شریف الاترے دہار میں آتے ہیں سب
پا پیادہ او سوار استر ان بادوم
اے خیرین آنکہ مردم قصد درگاہش کنند
پا پیادہ یا پر پشت استر ان بادوم

وَمَنْ هُوَ الْاِيَةُ الْكَبْرَى الْمُعْتَبِرِ
وَمَنْ هُوَ الْعَمْدَةُ الْعُظْمَى الْمُعْتَبِرِ

معتبر کے واسطے ہیں آیت کبریٰ حضور اور ہے ایک نعمت عظمیٰ برائے مفتخر
اے کہ ہستی آیت کبریٰ کہ باشد معتبر اے کہ ہستی نعمت عظمیٰ کہ باشد مفتخر

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكَ خُرْجًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
وَيُخْرِجْكَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ہر کال جس طرح سے رات میں کرنا کرے
وہ جسے رخصت کرے تاکہ باقعات شریف
نکلتے سے قہقہے گئے معراج میں شاہ ام
پہل کرنا و پارہ گرد و رواں اندر سلم

وَيُخْرِجْكَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
وَيُخْرِجْكَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

طے کئے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام
بر شدی بالکشتہ قات تو سینت مقام
ہے پرے ادا کے اور قات قیس سر نہ کم
واں نیدرست نہ بیند هیچ کس دریغ کم

وَقَدْ مَنَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِرَبِّكَ
فَالرُّسُلُ تَقْدِيمُ تَحَدُّدٍ وَمَعْلَى عَدَمٍ

مسیحی اقصائیں میں بن کر انبیاء کے پیشوا
انبیاء و رسولینت پیشوا کردند در آں
آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم
آپجو مخدومی کہ گرد و پیشوا اندر خدم

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِرُوحِكَ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر ابھی
راسانہا بر گزشتی بز جمیع انبیاء
آپ فوج لا نکس میں تھے باشان و علم
در گروہے کا ندریشاں تو بمبوی صاحب علم

حَتَّى إِذَا كُنْتَ عَشَاءً لَمْ تَتَذَكَّرْ
مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرْقَى الْمُسْتَكْبِرِ

مرتبه باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے
زینتے از قرب بہر هیچ کس نگذاشتی
ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیض قدم
جلتے بالا تر بہشتی دیگرے را در رسم

تَخَفُّضٌ كُلُّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ لَا
تُؤَدِّيَتْ بِالشَّرْفِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعِلْمِ

کرنیے پست آپ نے سب کے درجہ اوج
پست کردی پیشتر قربت ہر مقام دیگر
جب ہوئے مدعو بندگی پر یگانہ ہشتم
پہل تراروند بالا و ندر لاشتی غلم

كَيْفَ أَقْبُو زِيُوَ حَتَّى آتَى مُسْتَجِرٍ
عَنِ الْعِيُونِ رَيْبُ آتَى مَكْتَسِبِ

تاکہ ہوں اسرار پر خدو و موافق بعد صل
ہر مقام وصل پنہاں یا نسی از چشم خلق
حق نے ظاہر کر دیتے سب راز از فضل و کم
سر پہنای بدستی نا و صافیت قدم

فَعَزَّزْتُ كُلَّ فِتْنَةٍ بِمُشْتَرِكٍ

وَجَعَلْتُ كُلَّ مَقَامٍ عَيْدًا وَمَوْجِعًا

غیر شرکت سب فضائل آپ میں ہو جو ہیں
جمع کر دی ہر زندگی کاں بنودہ مشترک
طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدحم
بر شدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

وَجَعَلَ مَقَدَّ الْأَمَانَةِ مِنْ رُكْبٍ

وَعَدَلْتُ ذَٰلِكَ مَا أَتَيْتُ مِنْ لَعْنٍ

ہیں عظیم الشان رتبہ ہوئے سرکار کو
بس بزرگ ست آپ پر دادت زلفضلت
ہیں پرے اور اک سب کو کچھ ہوتے حاصل نعم
بس عزیز ست آنچہ خشنیدت خلد از نعم

بُنِيَتْ لَنَا مَعَشَرَةُ الْإِسْلَامِ إِنْ لَنَا

مِنْ الْوَيْتَانِ رُكْبَتَانِ عَيْدٌ مُنْكَدِمٌ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے
خود گانی بادارائے مسلماناں کہ ماں
اک ستوں ایسا ماضی و مستقبل و کرم
از عنایت بہت کتنی کاں بود دورانہم

لَعَنَّا دَعَى اللَّهِ طَاعَتَنَا لَطَائِفُ

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كَمَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمُ

جب کہ انکو حق نے خود خیر الرسل فرمایا
چوں خدا مارا بطاعت طاعت از ہر ستاداو
طاعت حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم
بہتر و بزرگتر از ہر امت و خیر الامم

رَأَيْتُ عُكُوبَ الْعَدَى أَتْبَعَ لِرُشْدِهِ

كَلْبًا آتَى أَجْفَلَتْ عُقْلًا مِنْ الْعَقَمِ

سن کے پشت کی خبر پراگنے امداد کے دل
دشمنان راہی ترسایم راخبار رسول
شیر کی آواز سے جیسے ڈرے فاسل غم
ہمچراوازے کرنا گاہ ہر جہاں ندے غم

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَعْتَرَكٍ

عَلَى حُكْمِ رَأْيِ الْقَنَاطِ الْعَمَّا عَلَى وَصْفِهِ

جنگ کے میدان میں گرفتار کی حالت نہ چھوڑ
چوں بھنگ دشمنان رفتے بڑے درجہ گاہ
جسم تھے نیرول پر آنکے جیسے کندول پر لہم
آن پہنہا بر سر نیزہ جو لہم اندوہم

وَدَّ وَالْفِرَارَ كَمَا دَوَّى الْغَيْطُونَ بِهٖ

أَشْلَاحُ شَالَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرَّحْمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا
آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھال کا لہم
آرزو شاں بدریز و غبطہ بزدن سے براں
عضو ہاتھ خاں پر پیسے باعقاب و بارہم

تَمَضَّى إِلَيْنَا وَلَا يَذُرُّونَ عَدَا كُنَّا

مَالَهُ تَكُنُّ مِنْ لَيْلٍ إِلَى الْاَشْهُارِ الْحَرَمِ

ٹھکے مارے یوں گذر جاتی تھیں راہیں اختیار
پس شبے بگڑشت و آراکس نہانستے مد
ہاں ہمارا توں کے جن کے ہیں مہینے غمت دم
درغرا چوں نبودی از شب و ماہ و دم

كَلَّمَ الَّذِينَ مَنَّكَ حَلَّ سَاحَتِهِمْ
بِكُلِّ قَوْمٍ إِلَى كَيْفِ الْعِدَى قَدِيمٍ

لشکر اسلام تھا ممان ان کے صحن میں جا ہوتا تھا ہر نفس مل جائے دشمن کا لحم
گو تیا دیں بود ہمانے کہ او آمد فردو بر سائے آنکہ ہر شتاق محرم و شہنم

يَجْعَلُ بَعْدَ حَيْثُ تَنُوقِ مَسَابِحَهُ
يُزِيحُ بِمَنْوُجٍ مِنَ الْاَبْطَالِ مَلَكُطَهُ

تیز رو گھوڑوں پر تھا دلشک دیا مثال جنگ کے میدان میں مریں لگا تا دمدم
میکشیدی بجز لشکر ہمد بر اسپاں ہمار موج میزا و از ولیر لے کر رفتند سے ہم

وَمِنْ كُلِّ مُمْتَدِّبٍ لِلَّهِ مُخْتَصِبٍ
يَسْطُرُ مَسْتَأْصِلًا لَكَفَرُهُ مَضْطَلَمٍ

ہر کی امید والے دہشت حق کے مرید کفر کی نیا کو کرتے تھے بالکل کا لیدم
جملہ از بہر خداداد کار بود و غنرا بیخ کفر از بن بکند مذہبیت ان شہم

حَتَّى عَدَتْ مِلَّةَ الْاِسْلَامِ وَفِيهِمْ
مِنْ بَعْدِ عُدُوَّتِهِمَا مَوْضُوعَةٌ الدَّحِيمِ

دین حق یوں ان کے دم سے آخر شہر ظاہر ہوا مل گئے پھر دے دے اور گئی غریب بھی
تا قری شد ملت اسلام از سعی ہمسہ دیں در اول بد غریب و شد و آخر غریب

مَكْفُوكَةً أَبَدًا اِقْنَمُكُمْ بِخَيْرِ آيٍ
وَحَيْرٍ بَعْدَ فِكْمَتَيْتُمْ وَكَلَمَتَيْتُمْ

بیس سال جائے کسی کو نیک شوہر اور پردہ بیوگی کا اور شبی کا اسے پھر کیا ہو نسیم
وہیں از ایشان یافت بہتر شوہر و بہتر پردہ زان ز شد در بیوگی وہم نہ اندازد نسیم

هُمُ الْعِبَالُ قَسَلٌ عَنْهُمْ مَصَادِقُهُمْ
مَا ذَا آذَانُكُمْ فِي كُلِّ مَضْطَلَكٍ ۱۲۸

تھے وہ مثل کہہ پھر دشمنوں سے ان کا حال کچھ اگر دیکھا ہے ان کو شامل جنگ و دمدم
کہہ ابو زندا انان کہ در زبرد آمد سرشس تا بگویند آنچه دیدستند از ایشان دمدم

وَسَلَّ حَيْثُ تَنُوقِ بَدَا رَاسُ اَحَدَا
نُصُولُ حَيْثُ لَكُمَا ذَهْلِي مِنَ الْوَحْمِ ۱۲۹

پھر لہر حسین و امیر سے بھی ان کا مل! موت کے اقام ہرگز تھے واسے کچھ زخم
از حنین بدر و گراز احمدی کن ہوال تا بخواد فصل جائے مرگ ادھی از وحسم

اَلْمُصْدِرِ الْبَيْضِ حُمُرُ الْعَدَا وَرَدَتْ
مِنْ الْعِدَى كُلِّ مُسَوِّدَةٍ مِنَ الْاَلَمِ ۱۳۰

ہاں پسیدی سرخ روئی سے بدل جاتی تھی جب کالے لنبے ہاں ملے سر کو پہنچ کر زخم
سرخ کردند سے بخون و شمنان ششیرا چوں فرو شد در سیاہی ہر سر مروا ز لم

وَالْكَاتِبِينَ يُعْطِي الْكِتَابَ مَا كَرِهَتْ

أَقْلَامُهُمْ خُذُوا حِزْبَكُمْ مِنَ الْغُلَامِ

وہ لکھاکرتے تھے نیزوں کے قلم سے جو چاہیں اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم پر منہم
می از شندے بنیز و خط سرخی بر بدن صورت جسے بر نقطہ نوشتہ ہوتے آقلم

شَاكِلِي السَّيَاحِ لَكُمْ سِيَامًا يُزِيهِمْ

وَالْكَوْزُ كَيْتَانِيَا لِيَجْمَعَ مِنَ السَّكَمِ

موسل تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشان تھے مہار شل گل کھتا ارماند سلم
اں گماں سبیل کسبیا شاں بریں متازو گل بگٹ بوئے خود متا ز کرداد سلم

تُعْطِيكَ إِلَيْكَ رِيَّاسَةً تَصْرِفُ عَنْهُمْ

فَتَحْسِبُ الرَّحْمَنُ فِي الْأَكْثَامِ كُلَّ كَلِمٍ

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تو مثل غنہوں کے غلاظوں میں تھے وہ عالی اہم
می رساند باد نصرت بر تو بوسے سبھی شال ہوں بہار اندلس خیر نچو بو ثابت قدم

كَأَكْثَمُ فِي ظُلْمٍ وَرَأْيِي لِي بَيْتٌ رُبِّي

مِنْ شَيْءٍ كَوَالْحَدِّمْ لَوْ شِئْتُ لَوَالِحْتُهُمْ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر خیریت زمین کی پٹاؤ نہ تھی ان خیر سواروں کو بہم
موتیا بر پشت اسپاں ہوں درخت پشیکو زار ستواری بود در دین زد کثرت در نسیم

طَارَتْ فَكُلُوْبُ الْعِدَى مِنْ بَابِ مَمْنُونٍ

كَمَا تَفْتَرِقُ بَيْنَ الْبَلَمِ وَالْبَلَمِ

ہوش غائب ہے عدو کے سختیوں سے جنگ کی فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غنم
لڑہ بردہا نے کفار و دستاواز تر شل چار پائے و آدمی نشناختند از ترس غم

وَمَنْ يَتَكَلَّمْ بِرَسُولِ اللَّهِ فَصَدْرُهُ

إِنْ تَلَقَّاهُ الْأَمْسُ فِي أَجَامِهِمَا يَجْمَعُ

ہو مدد جس کو رسول سید لالاک کی شیر بھی ان کر لے جنگل میں گوارے نہ دم
ہر کردار از رسول اللہ نصرت آمدہ شیر اگر بروے رسد از ترس او آید ہم

وَلَنْ تَدْرِي مَنْ دَلِي عَمِيرٌ مُنْقَصِدٌ

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ قَبِيْرٌ مُنْقَصِدٌ

دوست اُن کا اور نہیں کتاب ہے محروم مدد اور ذلیل خوار ہو گا دشمن شاہ اہم
دوستاںش را نہ بینی غیر منصور و سزہ ہم نہ بینی دشمنش جز غار گستاہم

أَحَلَّ أَمَّتَهُ فِي حَرْبٍ مِلَّتَهُ

كَالْيَتِيمِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجْمَعِ

اپنی امت سے کیا محفوظ امت کو تمام جس طرح جنگل میں رکھے شیر و بھل کو بہم
امت خود را نشاندہ در جماعتش ہیر شیرے کو بود با بچگاں اندام جم

139

۱۲.

151

151

151

1522

1522

1522

17

14

14

14

10

10

1

1

۱۲۷

فَإِن لِّي ذِمَّةٌ مِّثْلُ مِثْلِي
مُحَمَّدٌ أَذْهَوُ أَهْلِ الْخَلْقِ بِالدِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے امید میرے نام سے ہے محمد اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم
عہدا و دارم کہ نام من محمد کردہ اند کس فاجوں او کردہ در ہر عہد و ذمہ

۱۲۸

إِن لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي إِخْدَائِي
فَضْلًا وَلَا أَفْعَلُ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حشر میں گردشگیری کی زمیری آپ نے پھر زمیری شومی تقدیر سے بھلا قدم
کر نہ فاعلم در قیامت دستگیر و خرم در نگیر دوائے برین چوں بغیر غم قدم

۱۲۹

حَاشَاكَ أَنْ يَحْجِرَ مَا لَرَجِي مَكَارِمُهُ
أَوْ يَجْمَعَ الْجَارِمِينَ عَنِ مَحْتَرَمِهِ

ہے بعید از شان گر محمد کر دیا اور لوڑوں آپ کی شفقت سے غیر محترم
دور باد اگر کند ز امید ہر امیدوار یا کہ از دوسے باز کرد جا غیر محترم

۱۳۰

وَمِنْ ذَاكَ رَمَتْ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُ لِي خَلَاصِي حَيْثُ مَلَّتْ رِجْلِي

وہم جب سے ہو گیا ہوں مدح میں کار کی پالیہ اپنی رانی کا مددگار اتم
ناکہ میں شغول کروں منکر خود در مدح او بظاہر خود و رانوش یا نعم من ہنرم

۱۵۱

وَلَكِنْ كَيْفَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ
إِنَّمَا التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ

آپ کے دست پر مہم سے پائیکے محتاج نہیں جس طرح گھوڑا ٹیلوں کو کرے ابر کریم
دست در پیش از غنا التمش غالی شد نا کہ از باران بروید گل بر بالائے اکم

۱۵۲

وَلَمْ أَرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا لِي
يَذُلُّ هَيْبَتِي عَنْ نَبِيِّ عَالِي هَيْبَةٍ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کہیں نخل تیر جس لعل کی نئی دولت بن کے ملاجہم
من بنی خواہم شرع مال دنیہ چوں زہیر کر بخیر دست او چوں گشت او مدح ہر

۱۵۳

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ الْوُدِّ بِهٍ
يَسْأَلُكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز تیرے میر ہے کن حادثات عام میں جب گھیر لیں رخ و لم
اے گرامی تر ز غلطان من ندام لہبہ جز تر چوں آید قیامت یا بود مرگ تنم

۱۵۴

وَلَكِنْ يَضِيقُ رَسُولَ اللَّهِ جَاهِلَتِي
إِذَا أَلْكَرْتُ بِجَهْلِي بِاسْمِهِ مَلَّتْ رِجْلِي

کم نہ ہو گا آپ کا تر شفاعت مری ملہ کر جب ہو ایم منتقم وہ ذی کریم
یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن چوں کر نیم انتقم آرد او بار بار بقیم

كَيْفَ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَصَدَقَتْهَا
وَمِنْ عِلْمِكَ عَلَّمَ اللّٰهُمَّ وَالْفَقْرَ

کیونکہ دنیا اور عقلی آپ کی بخشش میں اور علم ہاں سے آپ کے لوح و قلم
شمرے از جود تو دنیا برد با آخرت و معلومت در دو عالم علم لوح ست و قلم

يَا اَنْفُسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ ذَلِكِ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَفَّارَ فِي الْعُقُورِ اِنْ كَالْتَمَسَ

یوں تو عصیاں ہیں بٹھے انہیں میں تیرے سامنے بخشش کے بیشک میری ادنیٰ اور کم
لے دل از رحمت مشو نوید با جرم بزرگ چوں کبار تر و زود غفران خدا شد چوں لہم

لَعَلَّ رَحْمَةً تَرَوْنِي حِينَ يَنْشِئُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسْبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسْمِ

رحمت رب ہوگی تجھ پر کہ تو امید میرے عصیاں سے سوا ہوگا میرے رب کا کرم
رحمت رحال مگر اس دم کہ قسمت میکنند برین آید در غور جرم و گناہ اندر قسم

يَا رَبِّتِ وَاَجْعَلْ رَجَائِي عَمَّ يَوْمَ تَعْلِي
لَكَ يَكُ وَاَجْعَلْ حِسَابِي عَمَّ يَوْمَ تَحْصِي

میرے رب امید کو میری زبردستی تیری رحمت پر بھروسہ ہے نہ کہ اس کو ختم
یار رب امیدم برآورد و مگر حال باز گویں در قیامت نزد تو آن کہ حساب آسان کنم

وَالطُّفْلِ يَعْبُدُكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَكَ
صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْاَهْلُوْلَايَ تَعْبُدُ

نطف فراد و جہاں میں اپنے بند و پر کریم سختیوں میں ہے بہت بے صبر بار خدایم
نطف کن بابتہ خود ہم بدنی ہم ہیں زانکہ صبرش نزد سختیہا گریز و از اسام

وَاَذْكُرْ لِمُصِيبٍ صَلَوَاتُكَ وَكَانَتْ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَ مُنْجِمٍ

ای رحمت کو ترے دے حکم تا برسانے وہ تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم
پس حدود بے کراں بالا را بر رحمت تا شود در زبان و پاشان از نعیم و از نعم

وَالْأُولَى وَالصَّبْحُ ثُمَّ النَّبِيُّ لَمْ يَكُنْ
أَهْلُ التَّقَى وَالْثَقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَمَلِ

آل پر محاب پر اور تا بعین پاک پر صاحب تقویٰ پر اور بزرگ علیم و ذی کرم
بعد از ان برآں و محاب کرام و تا بعین اہل علم و علم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

مَا رَجَحْتَ نَدَى بَلَدٍ الْبَانِ رَجَحَ صَبَا
وَأَطْرَبَ الْعَيْسَى حَلَوَى الْعَيْسَى بِالنَّعَمِ

جب تک باوصیا جلتی ہے مگر از میں اور از نزل کو طرب میں ساربان پر نعم
تا بجنبانہ صبا اندر چین شلخ و رخت و برانند شتران را بند گاشش و نعم

دعوت عمل

- خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از ”امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرائین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد، کانڈی بازار، کراچی، ۷۴۰۰۰

ثُمَّ الرِّضَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَى بَلِّغْ مَقاصِدَنَا
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

وَ اغْفِرْ إِلَهِي لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ بِمَا
يَتْلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَ فِي الْحَرَمِ

بِجَاهِ مَنْ بَيْنَهُ فِي طَيْبَةِ حَرَمٍ
وَاسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَكْثَرِ الْقَسَمِ

وَ هَذِهِ بُرْدَةُ الْمُحْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي بَدْءٍ وَ فِي خْتَمِ

أَيَّامِهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّينَ مَعَ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِنَا كَرِّبْنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَ مُحْسِنٌ خَاتِمَتَهُ يَا مُبْدِي نِعَمِ

لَاغْفِرْ لَنَا سَلِّمْكَ الْخَيْرَ يَا دَالِجُودِ وَ الْكَرَمِ

دعوتِ عمل

- خوش اخلاق، حسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از ”امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھائے پینے، شہنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں مئی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرائض جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی افادگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور ذکوۃ تمام ترکوشش ہے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی افادگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین حسین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی ۷۴۰۰۰